

نگران اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

اسلامی اقدار کا نقیب

حجۃ الاسلام

لاہور

پبلشر

مولانا مفتی رحمان

گواہ کو غیر ملکی طاقت کے ہاتھوں فوج کرنے کی سبقت کی گئی تھی ؟

انتخابات کی تاریخ کا فوری اعلان کیا جاوے

21

شیخ محمد بن عبد الوہابؒ اور ہمارے بعض

جمعیتہ طلباء اسلام کے زیرِ نگران اجتماع کے موقع پر پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود ہاشمی

طلباء کے عظیم الشان اجتماع کی روئداد

پیغامِ محبہ

محبوبہ علیہ السلام پاکستان کے زیر اہتمام سرحدیہ تنظیم انسان سازی اجتماع مسعود لاہور کے موقع پر پاکستان کے صدر اور جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمد مدظلہ نے اپنے ایک پیغام میں ارشاد فرمایا

میرے بچے اور عزیز بھائیو! انہما کی خواہش کے باوجود مجھے افسوس ہے کہ اپنی بیماری کی وجہ سے آپ کے اس اجتماع میں شرکت نہ کر سکا۔ تاہم یقین کیجیے کہ میری مخلصانہ دعائیں ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں۔! عزیز لڑکھو! آپ کے نیک اور پُر خلوص عزائم سے ہمیں بہت سی توقعات ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری جماعت کے پاس دولت اور سونا چاندی نہیں ہے، باوجود اللہ کے فضل سے ہمارے حوصلے بلند ہیں، کیونکہ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے۔ آپ ہمارا سرمایہ ہیں اور ہمارا چھاندا ہے۔ آپ کے پاس اور باجرات لوجوان ہوں وہ کبھی غریب اور نادار نہیں کہلا سکتے۔ میں آپ کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کی سر بلندی ملک کی سالمیت، اور استحکام کے لیے بد اخلاق، دیانتداری اور جرات کے ساتھ ساتھ اپنی صفوں میں نظم و ضبط پیدا کریں۔ تو یقین کیجیے کہ آپ کو کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ اور آپ ہی کے مجاہدانہ کارناموں سے نظام مصطفیٰ اس ملک میں رائج ہو کر رہے گا۔ آخر میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر اور مددگار ہو۔ آپ سے بھی پُر خلوص دعاؤں کی درخواست ہے۔ محمود ۲۵ ۱۲ ۷۷ء حال لاہور

قوم کا فائدہ

حکیم افتخار فخر

اپنے حسن کساری ہے اس انقلاب زمانہ پہ عقل عاری ہے
ہے صیاد دیکھتے جاؤ! یہ نگہ گرمی بیدار دیکھتے جاؤ!
نہ تنزل کی بارگاہ میں ہے مالِ نخوت آمر مری نگاہ میں ہے
تم کو مشغلہ زندگی سمجھتا تھا ہمارے غم کو وہ اپنی خوشی سمجھتا تھا
ازلیت کو کوئی اصول کیا دیتا جو خار ہوتا تھا دنیا کو پھول کیا دیتا!
بڑا غریب ہے سرمایہ دار کا بیٹا مگر زمانے میں نکلا نصیب کا ہیٹا
ٹیڑا ملک کا ہے اور قوم کا قاتل خدائے بخشا ہے پتھر اُسے بجائے دل
تنزل مار کے قابل ہے اسکو دار ملے
ستم رسیدہ دلوں کو بھی کچھ قرار ملے

خان عبدالقیوم خان کی اثر خانی

قیوم لیگ کے سربراہ خان عبدالقیوم خان نے ملتان کے ایک ہوٹل میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ سننے کی چیز ہے۔ خان صاحب موصوف کہتے ہیں۔ پاکستان کی خلف جماعتیں جمعیت علماء اسلام اور کالعدم نیپ قومی اتحاد میں شامل ہو کر پر صاحب پکارا شریف اور ان کی مسلم لیگ کے ذریعہ پنجاب اور سندھ میں اپنا سیاسی راستہ صاف کر رہی ہیں اور ان کا اصل مقصد سرحد میں اپنے قلعہ کو مضبوط کرنا ہے۔ خان قیوم نے کہا کہ نیپ اور جمعیت کے علاوہ جماعت اسلامی اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے قیام پاکستان کی سخت مخالفت کی تھی۔ قومی اتحاد و دراصل ان جماعتوں کا مجموعہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مفتی محمود نے کہا تھا کہ وہ پاکستان میں رہنے کی بجائے بھارت کے کسی صوبہ کا شہری ہونا زیادہ اعزاز سمجھتے ہیں۔ کالعدم نیپ کے سربراہ ولی خان نے کہا تھا کہ ہم جہلم تک کا علاقہ افغانستان کے ساتھ ملا دیں گے۔ ولی خان نے سرحد کے ریفرنڈم میں بھارت کا ساتھ دیا تھا۔ مگر میں نے اور میری جماعت نے ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اگر ہم ریفرنڈم نہ جیتتے تو پاکستان کا وجود ممکن ہی نہ تھا اس کے علاوہ بھی خان عبدالقیوم خان نے پاکستان قومی اتحاد اور خصوصیت کے ساتھ کالعدم نیپ اور جمعیت علماء اسلام کے متعلق زہر چکانی کی جو اخبارات میں آچکی ہے۔

قیوم لیگ کے سربراہ خان عبدالقیوم خان نے جمعیت علماء اسلام، کالعدم نیپ اور ان جماعتوں کے مہنڈا سے متعلق جو اثر خانی اور ہرزہ سرائی کی ہے وہ کوئی انہونی اور انوکھی بات نہیں ہے۔ سر قیوم خان کو اپنی پچاس سالہ سیاسی زندگی میں اگر کسی چیز سے دل چسپی رہی ہے تو وہ قوم میں انتشار کے بیج بونا اور چڑھتے سورج کی پوجا کرنا ہے۔ اخبارات کی فائلیں اور تاریخ کے اوراق کھنگالتے چلے جاتے اور ان میں جہاں جہاں بھی سٹر خان قیوم کے کسی بیان پر آب کی نظر پڑے نشان لگاتے جاتے۔ آخر میں ان بیانات اور خان قیوم خان کی پچاس سالہ سیاسی تلک و تاز کا شخص اور مصلح معلوم کیجئے ہمارے مذکورہ بالا دعوے کی تصدیق نہ ہو تو ہم گردن زدن کو فی مرحلہ اور کرنی موقوفہ ایسا نہیں بتایا جاسکتا جب اس مرد آہن نے قوم میر انتشار و تشدد پیدا کرنے کی کوشش نہ کی ہو اور اقتدار کی چوکت پر جہیں نیاز نہ جھکا ہو۔ اپنی سیاست کے روز آغاز سے لے کر تا دم تحریر قیوم خان کی عادت مستمرہ یہی رہی ہے اور اب تو یقین نہیں آتا کہ قیوم خان انجمنی ہونے سے قبل اس عادت پر سے جھٹکا حاصل کر سکیں۔

تقسیم سے پہلے متحدہ ہندوستان میں جب کانگریس کا خلفہ بلند تھا تو یہ بزم غیش ”مرد آہن“ کانگریس کے پارلیمانی ڈپٹی لیڈر تھے۔ اور اپنی سیاسی بصیرت کے بل پر یہ باور رکھتے تھے کہ کانگریز کے ملک سے چلے جانے کے بعد کانگریس بلا شرکت غیرے اقتدار کے سنگٹھان پر پرہیزان ہوگی تو ان کی بھی چاندی بنے گی۔ اس دوران خان عبدالغفار خان کو اپنا سیاسی سرب رکھتے رہے، مگر جب قیوم خان کے سیاسی اندازوں کے برعکس مسلم لیگ ایک سیاسی قوت بن کر ابھری اور برصغیر کے چتے چتے سے حوام مسلم لیگ میں شامل ہونے شروع ہوئے اور اس طرح سے پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا دکھائی دیا تو خان اعظم کانگریس کے پلیٹ فارم سے زندقہ لگا کر مسلم لیگ میں آ شامل ہوئے۔ ایک جست میں کانگریس سے اپنی چرائی و فاداریوں اور اپنی سابقہ تحریریں کو فراموش کر دیا۔ بانی پاکستان جس سے متعلق وہ اپنی کتاب گولڈ اینڈ گنز میں ہرزہ بانی کیچے تھے، یکایک قیوم خان کے قاید بن گئے اور خان عبدالغفار خان جنگ آزادی میں اپنی جد و جہد اور ابتداء کے باوجود قیوم خان



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر

جموہ المبارک ۲۶ محرم الحرام ۱۳۹۸ ۶ جنوری

سرپرست
مولانا عبدالشہید انور
مدیر
اکرام لغت ادبی
مدیر معاون

عمیر الہاشمی



بدلتے اشتراک

سالانہ

۳۵ — روپے

ششماہی

۲۳ — روپے

سہ ماہی — ۵۰/۱۱ روپے

فی چپہ

ایک روپیہ

یکے ان مہنوعات

جمعیت علماء اسلام پاکستان

پاکستان میں صحافت اور مولانا عبدالشہید انور کی شہرہ آفاق لکچر

کے سیاسی قرب کی بجائے مسلم دشمن اور معتوب ٹھہرے۔

پاکستان بن جانے کے بعد بانی پاکستان کی کوشش تھی کہ پورے سیاسی اختلافات کو بھلا کر منتشر قوتوں کو مجتمع کیا جائے اور اتحاد و اتفاق کی طرح ڈالی جائے اس مقصد کے لیے انہوں نے خان عبدالغفار خان اور ان کے برادر بزرگ کی خواہش پر صوبہ سرحد کا دورہ کرنے اور باہم دگر ملک کی فلاح و بہبود پر گفتگو کرنے کا وعدہ کیا، لیکن خان قیوم خان کب چاہ سکتے تھے کہ ملک کی کشتی انتشار کے گرداب سے نکال کر اتحاد کے ساحل پر ایک پہنچے۔ انہوں نے بانی پاکستان کو خوشامد چاہی اور اپنے مکرانہ سیاسی حربوں کے ذریعہ خان عبدالغفار خان سے ملنے ہی نہ دیا اور اپنی کارستانیوں سے دونوں رہنماؤں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر کرنے کے لیے کام کرتے رہے خان قیوم خان سمجھتے تھے کہ اگر بانی پاکستان اور خان عبدالغفار خان باہم متحد ہو گئے تو ان کی سیاست کا چراغ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گل ہو جائے گا، کیونکہ کم از کم قیوم خان کو اپنے سیاسی قاتل کا اندازہ تو بخوبی اور پھر خان عبدالغفار خان ایسے اصول پسند اور

عظیم المرتبت آدمی کے سامنے ان کی حیثیت ہی کی تھی۔ دوسرے قیوم خان کو یہ بھی علم تھا کہ ملکی سیاست میں تو وطن کی تقارنات میں کون سے گا۔ صوبہ سرحد کا اقتدار بھی حاصل نہیں ہو گا۔ اس موقع پر ہم وٹوں سے کہتے ہیں کہ وہ بانی پاکستان اور خان عبدالغفار خان کے درمیان اگر غلط فہمیاں دور ہو جاتیں اور قیوم خان اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہوتے تو ملک عملاتی سازشوں اور سمجھوتہ کی دلدل میں نہ پھنستا۔ یہ سب قیوم خان کی خدمات کا نخل ثمر بار ہے۔

مغربی پاکستان میں ڈاکٹر خان کی وزارت علی کا زمانہ آیا تو قیوم خان متنازعہ زیر پر رہے اور عملاتی سازشوں میں مصروف ہو گئے۔ حکومت کو اپنی وٹا داریوں کا بھی یقین دلاتے رہے اور درپردہ سازشیں بھی کرتے رہے۔ ایوب خان کے دور میں ایسٹ وڈز قرار پائے اور جیل بھیج دیئے گئے، ایام امیری میں بیمار ہونے کا دوا ملا کرتے رہے۔ جب بات نہ بنی تو ایوب خان کو طویل ترین معافی ۱۰ سال ارسال کیا۔ سیاسی مقلعوں میں اسی دن سے ”مرد آہن“ معافی خانی کے نام سے

مشہور ہو گئے۔ ایوب خان نے معافی دے دی تو نہ پر مہر خاموشی لگائی۔

جب ایوب خان کے چل چلاؤ کا زمانہ آیا اور معافی خان کو یقین ہو گیا کہ اب ایوب خان اقتدار میں نہیں رہ سکتا تو ملکی سیاست میں پھر سے در آئے۔ قائد اعظم مسلم لیگ کے نام سے ایک عہد جماعت کی داغ بیل راتوں رات ڈال دی اور چل کھڑے ہوئے اپنی حب الوطنی اور قائد اعظم دوستی کا ڈھنڈورا پیٹنے اور بزم خیش سوشلزم کے خلاف جنگ لڑنے مال کار بھیجی خان آگئے تو ان کی آغوش میں پہنچ گئے۔ مجیب الرحمن کا میاب ہوئے تو ان کی طرف رخ کیا۔ جب اس نے گھاس نہ لٹی لٹی لکھیا بی بی کی طرف مجیب الرحمن کے خلاف بھیجی خان کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔ نیپ کو کالعدم قرار دلوایا اور ملک کو ایک دفعہ پھر انتشار کی راہ پر ڈال دیا۔ ملک ٹھٹھٹ ہو گیا اور بھٹو برسر اقتدار آ گئے تو ان پر دل و جان سے فدا ہونے لگے اور سارا اسلام بھول کر سوشلزم کی آغوش میں پناہ لینے ہی میں عافیت سمجھی۔

بھٹو نے سیاسی دور انگریز سے کام لیتے تھے نیپ پابندی اٹھائی اور وہ سرحد و بلوچستان میں جمیعت اور نیپ کی حکومتیں قائم کرنے پر رضامند ہو گئے۔ سہ نسلی محابہ ہو گیا۔ تینوں بڑی جماعتیں باہمی تعاون سے ملک کی گاڑی کو گد داب سے نکالنا چاہتی تھیں لیکن قیوم خان اپنی کارستانیوں سے کب باز آنے والے تھے۔ بھٹو کے کان بھرتے رہے اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ قوم کو پھر انتشار و انزاق کی راہ پر ڈال دیا۔ بھٹو نے اپنے سات سالہ دور اقتدار میں جو کچھ کیا اس میں قیوم خان برابر کے حصہ دار ہیں۔ البتہ ایس۔ ایف ایسی نیم فوجی تنظیم انہی کی شہ رماخی کا شاختہ تھی۔

آمرتیت کے اس عفتیت کے خلاف علوتیت کا طوفان اٹھا تو قیوم خان نے چپ سادھلی تحریک بحالی جمہوریت تحریک نظام مصطفیٰ سے بدل گئی تب بھی قیوم خان چپ رہے، سوچ یہ رکھا تھا کہ ایف ایس۔ ایف کی موجودگی میں کسی تحریک کا کامیابی سے ہلکا رہنا ممکن ہی نہیں۔ پھر قیوم خان بھٹو کی آمرانہ اور ظالمانہ ذہنیت سے بھی آگاہ تھے۔ مگر انہیں یہ کب معلوم تھا کہ قدرت کا غیرتی ہاتھ بھی کاغذ

ہو سکتا ہے اور تحریک کے شہیدوں اور مجاہدوں کا خون رنگ لا کر رہے گا۔

۵ جولائی کو بھٹو کے اقتدار کا سنگسار سن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ڈول گیا تو قیوم خان پھر ہوا کا ٹرنے دیکھنے لگے کہیں مسلم لیگ پکاڑہ شریف سے سلسلہ جنبا بنی کرتے اور کبھی جیلز پارٹی سے۔ جیلز پارٹی کو اپنی موت آپ مرنے دیکھا اور بمحسوس کیا کہ مسلم لیگ ان سے مقدمہ کرنے کے لیے تیار نہیں تو اصغر خان کی طرف بڑھے وہاں سے دھتکارے جانے کے بعد اب پھر اپنی پرانی روش پر سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا اب قیوم خان کو پھر حب الوطنی کا دورہ شروع ہو گیا ہے اور اس کے لیے جمیعت اور نیپ کے رہنماؤں پر الزام تراشی کا ڈول ڈال دیا ہے۔ قیوم خان اپنی عادت مستقر کے مطابق قوم میں انتشار و انزاق کا ناؤ بھونکنے چل پڑے ہیں۔ سا قوسا قوسا مارشل لا، اختتامیہ کی شان میں قصیدے الپ کر موجودہ عبوری حکومت کو بھی دھمکانا چاہتے ہیں۔ پیرانہ سالی میں اس تمام گد دو کا مقصد وحید یہی ہے کہ اقتدار کی چو کھٹ پر سجدہ نصیب ہو جائے۔ اور قوم ایک بار پھر انتشار کے بھنور میں پھنس جائے۔ مولانا مفتی محمود اور خان عبدالولی خان تو قیوم خان کی الزام تراشیوں کو کیا خاطر میں لاتے ہیں، ہاں عوام کو اس گرگ کہن سال سے چونک رہے کی ضرورت ہے۔

مولانا عبد اللہ انور کا دورہ ملتان

جمیعت علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبد اللہ انور ۸ جنوری بروز الاربعہ ایچ بی ڈیو لطیہ رات ملتان پہنچے۔ انہیں جہاں آپ مقامی جمیعت کی طرف سے دیئے گئے استقبال میں شریک ہونگے اور شام کو کبیر والا ضلع ملتان میں شیخ الزہراء سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ جمیعت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی اور ترجمان اسلام کے مدیر جناب اکرام القادری بھی آپ کے ہمراہ ہوں گے۔

خبر و کتابت: کہرتے وقت خیداری نمبر
کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل ہرگز نہ ہوگی۔
(ادارہ)

امیر المؤمنین
سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسلام میں مسلمان مردوں کے لئے جائز ہے کہ وہ کتابی عورتوں سے نکاح کر لیں۔ مگر اس میں کیونکہ مسلمان عورتوں کی حق نفی ہوتی ہے۔ اس لئے جب حضرت حذیفہؓ نے ایک یہودی عورت سے نکاح کیا اور حضرت عوفؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت حذیفہؓ کو متدباک میسر خط لکھا۔

”میں متین نکاح کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ
متین جیسے ہی میرا خط ملے اس (میتھی)
عورت کو طلاق دے دو۔ مجھے ڈر ہے
کہ دوسرے مسلمان متاری پروردی کریں
وہ میتھی کی عورتوں کے حسن و جمال پر
فریفتہ ہو کر انہیں اپنائیں گے۔ اس سے
مسلمان عورتوں کی حق تعالیٰ ہو کر اور مصیبت
میں مبتلا ہو جائیں گی۔“

(رسالہ در مذہب فاروق اعظمؐ از عظیم الملت
شاہ ولی دہلوی قدس اللہ سرہ)

ابو ایمن حضرت عمر فاروقؓ اس بات کے شدید مخالف
تھے کہ عورتوں کے حجابِ سر و قدم سے زیادہ باندھے جائیں۔
ایک مرتبہ قریش کی ایک عورت حاضرِ حدت ہوئی اور کہنے
لگی: اے امیر المؤمنین کیا آپ نے لوگوں کو منع کر دیا ہے کہ وہ
عورتوں کا حجابِ سر و قدم سے زیادہ عمر باندھیں کیا آپ
نے قرآنِ کریم میں یہ آیت نہیں پڑھی:

وَأَتَيْنَاهُمُ إِعْدَاءً مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَلَأْنَا قُلُوبَهُمْ شَيْئًا يَأْخُذُونَ

یہ سنتے ہی حفتِ عرض منبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ مجھے معاف کر، ہر شخص عمر سے زیادہ محمدؐ اور محمدؐ کو لوگوں سے مقابلہ ہو کر کما بیشک میں تم لوگوں کو اس سے منکر کرتا تھا کہ سودوم سے زیادہ مرزا ہیں۔ مگر اب تم لوگوں کو اختیار ہے جو شخص سموت اور خوشی کے ساتھ جو کچھ اپنی عورتوں کو دینا چاہے وہ دے دے اسے عقاب ہے۔

اولیاستی عمره

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر شعبہ میں اصلاحات کیں اور بے شمار نئے محکمے اور ادارے قائم کئے۔ مؤرخین نہیں "اولیات عمر" سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کی فہرست یہ ہے۔

(۱) بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا (۲) علیائیں قائم کیں (۳) قاضی مقرر کئے (۴) سبزی سن اور تریخ کا اجرا کیا (۵) میراث و زمین کا نسب اختیار کیا (۶) فوجی

حضرت عمر فاروقؓ کا دورِ خلافت دس سال چھ مہینے اور پانچ دن رہا۔ حکومت کے اقبال و ادب اور عروج و زوال کے لئے یہ کوئی طویل مدت نہیں۔ مگر دنیائے دنیا کی عمر حضرت عمر فاروقؓ نے اس محدود اور مختصر عرصہ میں اسلامی سلطنت کے حدود کتنے وسیع کر دیئے تھے۔ آپؓ نے چند ہی برس میں ایشیا اور افریقہ کا جغرافیہ بدل دیا۔ تمام مومنین اور مذکرہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عمرؓ کے مفہومِ ملاقہ کا رتبہ بائیس لاکھ ایکاون ہزار پچاس میل تک پہنچ گیا تھا۔ اسے امداد و شمار میں شام، عراق، مصر، جزیرہ، خوزستان، بصرہ، آرمینیا، آذربائیجان، فارس، کرمان، خراسان اور کوہان کے علاقے شامل ہیں۔ ایشیائے کوچک میں کابل، عربیہ نامتے ہیں اس میں شام، یمن، کیوبک، گرجاں میں ۲۰ھ میں مدہوا تھا وہ پورے طور پر حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں اسلامی حکومت کا حصہ نہیں بنا تھا۔

عظیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ "ازلۃ الخلق"
میں مکھنے ہی کو۔

”امیر المؤمنین حضرت طرفدار حق کے دروغ گفت
 میں ایک ہزار چھتیس (۱۰۳۶) شہر جمع مقامات
 مغالطہ فتح ہوئے۔ ان مشہور علاقوں میں
 چار ہزار مسجدیں آباد ہوئیں ان چار ہزار مسجدوں
 میں نو سو چار جامع مسجدیں بھی شامل ہیں۔“

ایک نکتہ سخن مؤرخ کے دل میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ
تنہی منقرضات میں چند مفلس اور بے سروسامان صحرا
شیریں نے فارس اور اہم عیسائی عظیم الشان سلطنتوں کو
کیسے تروبال کر دیا۔ کیا یہ تاریخ عالم کا کوئی مستثنیٰ باب
ہے۔؟

یقیناً یہ تاریخ عالم کا ایک کتبائی باب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام فتوحات کی تہ میں وہ چندہ جو کوشش، عزم، استقلال، غور و دہری اور بندہ جو محنت کا لازمی جوس پہ

دفعہ نمبر (۷) رضا کاروں کی تعداد میں مقررہ (۸) دفاتر بنایا (۹) پیش کش کا طریقہ جاری کیا (۱۰) مردم شماری کرائی (۱۱) نئی کھدائیں (۱۲) شہر آباد کئے (۱۳) ملک کو صوبوں کو تقسیم کیا (۱۴) دیہاتی پیداوار مثلاً غنہ وغیرہ پر ٹیکس لگایا (۱۵) جیل خانہ تعمیر کیا (۱۶) زرہ کا استعمال کیا (۱۷) غیر مسلم ملکوں کے تاجروں کو اپنے ملک میں تجارت کی غرض سے آنے کی اجازت دی (۱۸) ماتوں کو کشت کر کے رامائی کی خبر گیری کا طریقہ نکالا (۱۹) پولیس کا حکمہ قائم کیا (۲۰) فوجی چھادیاں بنائیں (۲۱) پرجہ نویس مقرر کئے۔ راستہ میں سروس اور چوکیوں بنوائیں (۲۲) گمشدہ بچوں کی پرورش کئے، الگ دفاتر قائم کئے (۲۳) بے روزگار ریٹروٹو دیسیائیوں کے دیکھنے مقرر کئے (۲۴) مسکینوں اور یتیموں کی تحوا میں پانچویں (۲۵) قیاس کا اصول قائم کیا (۲۶) صبح کی اذان میں الصلوٰۃ تیسری انوم کا اضافہ کیا (۲۷) نماز تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا (۲۸) تین طلاوتوں کو جو ایک ساتھ دی جائیں، بائن قرار دیا (۲۹) شرب روشنی کی سزا اٹھی کوڑے مقرر کی (۳۰) تجارت کے گھوڑوں پر ذکوۃ مقرر کی (۳۱) وقف کا طریقہ ایجاد کیا (۳۲) غازیباڑ میں چارنگیروں پر جماعت کرایا (۳۳) مساجد میں وعظ کا طریقہ جاری کیا (۳۴) اماموں اور مؤذنین کی تحوا میں مقرر کیں (۳۵) مسجدوں میں روشنی کا انتظام کیا (۳۶) بجو کتنے دنے کے لئے تعزیر کی سزا مقرر کی (۳۷) غازیہ اشعار میں مقررین کا نام لینے کی ممانعت کی۔

(۱) اذنیات تاریخ طبری-تاریخ الخلفاء، عمر

بن خطاب (ابن جوزی) الغاروق (علامہ شیلی)

اور تاریخ الاسلام (شاہ معین الدین ندوی) میں

مذکور ہیں۔

منصوحات پراجمالی نظر

ایمیر خدام علی اللہ علیہ وسلم کی تربیت سے پیدا ہو گئی تھی اور جس کو مرقا فائق نے تتر و ترو یا کھا۔

مسلمان جب تک اس جذبے کا اصل قوتوں کے سامنے سبز سپر ہوتے رہے کہ اللہ کی سرشت میں اللہ کا بول بالا کرنا ہے اور اللہ کے نبی برحق کی سبقتی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانا ہے اسوقت تک دنیا کی کوئی طاقت انہیں زمین کی دستوں میں پیچھے سے نہ لے سکتی اور جب یہ جذبہ ان کے سینوں میں پروں پر لگا اور وطن اور قومیت کا پرچم اٹھائے گئے تو اسے تر قیست نے ذلت، دانی و معذرت کی۔

شہادت:

مدینہ منورہ میں مغیرہ بن شعبہ کا ایک جو سی مسلمان فیروز نامی رجا تھا جس کی کنیت ابو نؤفہ تھی۔ ایک روز اس نے حضرت رضی سے شکایت کی کہ میرا قاتل (مغیرہ) مجھ سے بہت زیادہ رقم وصول کرنا ہے آپ اس میں کی کر دیجئے۔ فاروق اعظم نے رقم کے بارے میں پوچھا تو ابو نؤفہ نے جواب دیا کہ وہ دو درہم روزانہ، فاروق اعظم نے پوچھا تو کہنے لگا: آپس گری، نقاشی اور بخاری، حضرت عمرؓ نے فرمایا: ان پیشوں کے مقابلہ میں یہ قسم زیادہ نہیں، حضرت رضی سے اس جواب سے اس کو بہت عیش آیا اور سین میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی، خاموش ہو گیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا: ابو نؤفہ! ہم نے سنا ہے کہ تو ایک قسم کی چل بٹاتا ہے جو برا کے زور سے چلتی ہے۔ مدینہ میں آئے کی تکلیف دیتی ہے، تو اسی قسم کی ایک چل بٹاتی ہے، اس غیبت نے بڑا ذمہ معنی جواب دیا۔ کہنے لگا میں ایسی چل بٹاؤں لگا جس کی آواز اور گھر کا آہن مشرق و مغرب سنیں گے۔ فاروق اعظم اس کے بیٹور بچا پگے اور فرما دے گئے: یہ تجھے قتل کی دھمکی دے رہا ہے۔

اگلے روز صبح کی نماز سے پہلے ابو نؤفہ مسجد میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب فاروق اعظم نے نماز پڑھائی شروعا کی تو اس نے کہنے میں سے نکل کر خب کے چھ باب کئے ایک واران کے بیٹھے پڑا۔ فاروق اعظم زمین پر گر پڑے۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے نماز پوری کرائی صحابہؓ سے کسی نے نماز نہیں توڑی۔ صحابہؓ اتنی برابر تھیں کہ اس بد بخت کو مسجد سے باہر نکلنے کی قدرت نہ ہوئی مگر اس نے جو وہ نمازیوں کو زخمی کر دیا عبدالرحمن بن عوفؓ نے انتہائی غم و ملالت کر کے نماز ختم کر دی۔ نمازیوں نے قاتل

کو پکڑ دیا مگر اس نے نیزا خود کشی کر لی نماز ختم ہونے کے بعد لوگ امیر المومنین کو گھر پر لے گئے۔ سب سے پہلے آپؓ نے پوچھا میرا قاتل کون ہے؟ جواب ملا: ابو نؤفہ! آپؓ نے فرمایا خدا کا شکر کہ کوئی مسلمان نہیں۔ اس کے بعد عبدالرحمن بن عوفؓ کو بلا کر فرمایا: میں تمہیں اہل بیتؓ کے بعد بنی و قاصص عثمان غنیؓ، علیؓ اور زبیرؓ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگ آپس میں مشورہ کر کے اپنے میں سے کسی کو امیر منتخب کر لینا۔ اس کے بعد فرمایا:

”تم لوگوں میں سے جو امیر منتخب ہو رہے اسے کو مدیتے کرتا ہو اسے کہ وہ انصار کے حقوق سے کاپور پورا خیال رکھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدد کے انہیں اپنے گھر پر بٹھرایا۔ یہ تمہارے محسن ہیں۔ ان کے ساتھ حسنہ سلوک سے پیش آنا۔ احسان کرنا۔ ان کے خلاف دوسے سے درگزر کرنا اور ما جو رہنے کا بھی خیال رکھنا۔ یہ لوگ اسلام کی بنیاد اور اساس ہیں۔ زمینوں کے دیکھ بھال سے میرے لئے ذکرنا اللہ کے اور اس کے جولوصل اللہ علیہ وسلم کے ذر وار کے کو خود رکھنا یعنی ان سے

موسم سرما کے بہترین تحفے

دادی کاغان، وادی سوات کی خالص ادنی لوہیاں و منکس چادریں، خوشنالیں، چترالی خچے، سوات سوات کا خالص شہد گلٹ کی خالص سلا جیت، بارعایت خرید فرمائیں نیاٹاکا اچھا ہے

میاں عبدالرحمن، انجیل مرکزی جامع مسجد جامعہ میاں عبدالرحمن، حضرت اللہ شریفؓ کی ادارہ میاں عبدالرحمن

سے جو اقرار کرو اسے بخانا۔ اسے کے بعد آپؓ نے ہاتھ اٹھا کر کہا اللہم! قد بلغت لقتلہ ترکے الخلیفۃ عتے بعدی مدنی انقی مدنی الراحة۔

ابتداء میں لوگوں کا خیال تھا کہ زخم اٹنا کاری میں آپؓ نے جانا تھا۔ مگر جب طیب نے آپ کو نیک پلائی تو وہ زخم کی دوا سے نکل گئی۔ پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا۔ تب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب امیر المومنین جان نہ ہو سکیں گے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو بلایا اور کہا: میری آخری خواہش یہ ہے کہ میں اپنے دو ساتھیوں، نبی علیؓ و سلامؓ اور ابو بکر صدیقؓ کے پیلوں میں دفن کیا جاؤں۔ تم جاؤ اور ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے کہو کہ عمرؓ سلامؓ عریض کرتا ہے اور اپنے دو ساتھیوں کے پیلوں میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ نے اجازت مرحمت فرمائی مرقا فائق اعظمؓ کی احتیاط دیکھنے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا: ہو سکتا ہے ام المومنین نے میرے لحاظ میں اجازت دے دی ہو ابھی میں زندہ ہوں۔ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو اسے مجھ کو بارگاہ سے باہر رکھ دینا ام المومنین سے عرض کرنا کہ عمر بن الخطابؓ اپنے دو ساتھیوں کے پیلوں میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر اس وقت بھی اجازت دی تو حضرت کے قدموں میں دفن و دفن و دفن عام مسلمانوں کے قبرستان مبارک دفن کر دینا۔

آپ بابرؓ ذکر اللہ میں مشغول رہے یہاں تک کہ شب چارشنبہ ۲۷ ذی الحجہ ۳۳ ہجری کو جان جاں فانی کے سپرد کر دی۔

ہر قسم کے سپیشل سلور تانبا کے خوبصورت پائیدار برتنوں کی خریداری کے لئے تشریف لائیں۔

عبداللہ برتن ہاؤس

سری گھاٹ، حیدر آباد

سول انتظامیہ میں پیلز پارٹی کے گھسٹے

زاہد الراشدی

غریب وکانداروں کا قصہ؟

پوس ان دنوں اپنی کارکردگی دکھانے کے لیے چھوٹے وکانداروں اور پرچون فروشوں نے خلافت دھڑا دھڑا کر وائیوں میں مصروف ہے اور دوڑاڑا ہے۔ میں بلاوٹ اور گراں فروشی کے الزامات میں مختلف مقامات سے آتے وکانداروں کی گرفتاریوں اور سزاؤں کی خبریں سناتے ہو رہی ہیں۔

بلاوٹ اور گراں فروشی کے خلاف کارروائی ضروری ہے اور مستحسن بھی، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان دونوں چیزوں کی ذمہ داری پرچون فروشوں اور چھوٹے وکانداروں پر ہی عاید ہوتی ہے؟ ہمارے خیال میں اس نقطہ نظر پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، کیونکہ بلاوٹ اور گراں فروشی میں اگرچہ کسی حد تک پرچون فروش بھی ملوث ہوتے ہیں، لیکن ان کا اصل سرچشمہ شھوک فروش بلکہ تیار کنندگان ہیں اور اس سے زیادہ بھی بلاوٹ اور گراں فروشی کی ذمہ داری اس غلط اور غیر فطری نظام معیشت پر عاید ہوتی ہے جس کو غلط اور باطل قرار دینے کے باوجود ہم اسے بدلنے پر خود کو آمادہ نہیں کر سکتے اور اصلاحات کے نام پر وقتاً فوقتاً مرم رکھ کر کول کو ہلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حکومت کو چھوٹے وکانداروں پر سارا نذر لگانے کی بجائے بلاوٹ اور گراں فروشی کے اصل اسباب و محرکات کی راہ بروکنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں، ورنہ ملک کے مختلف حصوں سے چند سو وکانداروں کو گرفتار کرنے سے منگائی اور بلاوٹ کی رفتار پر کوئی منفعتی اثر نہیں پڑے گا۔

بدحواسی یا؟

روزنامہ نوائے وقت
لاہور نے تیغ پورہ کے

نمائندہ خصوصی کے حوالے سے ۲۸ دسمبر کے شمارہ میں :

”ٹیلی ویژن والوں کی بدحواسی کے زیر عنوان ایک خبریں انکشاف کیے گئے گزشتہ روز لاہور ٹیلی ویژن سے کسی گزشتہ تقریب کی فلم ٹی کا سٹ کی گئی ہے جس میں چیف آف آر سی سٹاٹ جنرل محمد ضیاء الحق کو سابق وزیر اعظم بھٹو کو سلامی دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔“

ہمارے خیال میں ٹیلی ویژن والوں کی اس حرکت کو محض بدحواسی کا عنوان نہیں دیا جاسکتا اور ہمیں اس معاملہ کا دوسرا پہلو کسی طور بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہماری سچی ٹی رائے ہے کہ انتظامیہ میں سابق حکمران گروہ کے پروردہ اور گھسٹے ایسے افسران کی کمی نہیں ہے جو مختلف شعبوں میں اب بھی سرٹ بھٹو اور ان کی پارٹی کے مفاد میں کام کر رہے ہیں بالخصوص وہ افسران جنہیں محض بھٹو پرستی کی بنا پر کسی جواز کے بغیر تقرریوں اور ترقیوں سے نوازا گیا تھا۔ مارشل لا انتظامیہ نے جس وقت ملک کا نظم و نسق منبھلا تھا، اس کے بعد سے اب تک اگر سول انتظامیہ کے طرز عمل کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح طور پر محسوس کی جائے گی کہ سول انتظامیہ کا رویہ اور کارکردگی مارشل لا حکومت کے لیے کسی نیک نامی کا باعث نہیں بن سکا اور ہم اسے محض اتفاق قرار دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

ہم عبوری حکومت سے گزارش کریں گے کہ وہ سول انتظامیہ کے مجموعی کردار بالخصوص بھٹو اکثریت کے دور میں بلا جواز ترقیوں اور تقرریوں سے بہرہ ور ہونے والے افسران پر کڑی نظر رکھے تاکہ وہ ملک میں جن خوش گوار تبدیلیوں کی بنیاد رکھنا چاہتی ہے

وہ نوکر شاہی کی مخصوص چالوں کا شکار ہو کر نہ رہ جائے۔

باہر جانے کا جنون

روزنامہ نوائے وقت لاہور کی ایک خبر کے مطابق وفاقی تحقیقاتی ادارے نے تقریباً ایک درجن ایسی ویکر ونگ ایجنسیوں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا ہے جو پاکستانیوں کو بولگس ویزوں پر بیرون ملک بھجوانے کا مذموم کاروبار کرتی ہیں۔

ابھی کچھ دن قبل حکومت مغربی جرمنی نے ایک خصوصی طیارے کے ذریعہ ایک سو چار پاکستانیوں کو واپس بھجوا دیا تھا جو غیر قانونی طور پر انہی ریکر ونگ ایجنسیوں کے ذریعے وہاں پہنچے تھے اور یہ واقعہ پاکستان کے لیے بین الاقوامی سطح پر مرموائی کا باعث بنا تھا۔

ہمارے ہاں باہر جانے کا رجحان اب جنون کی صورت اختیار کر رہا ہے جس کے محرکات میں ملک میں معقول روزگار کے فقدان اور مندرجہ افراد کی بے قدری کے ساتھ ساتھ دولت جمع کرنے اور معیار زندگی کی دوڑ میں سب سے آگے بڑھ جانے کی ہوس بھی شامل ہے۔ ہم اہل علم و فن کے ملک سے باہر جانے کے خلاف نہیں، کیونکہ اس سے ملک کی نیک نامی کے ساتھ ساتھ زبردستی حاصل ہونے کے جو آج کے دور میں پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے، لیکن باہر جانے کے نام سے اس وقت جو ہمارے ہاں ہو رہا ہے اسے کسی بھی صورت مستحسن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حکومت اور دیگر قومی اداروں کو اس صورت حال کا جائزہ لینا چاہیے اور ویزوں کا جعلی کاروبار کرنے والی

ایک شمع اور بجھی اور بڑھی تاریکی

حافظ حسین احمد سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام

تالہائے نحر می میں دیدہ و دل کی حسرتیں نکالا کرتے تھے۔ !

عمر کے آخری سال اللہ تعالیٰ نے ایک خصوصی فضل نرا کیشوری فرز گداشتوں کو دھونے کے لیے انہیں بار دوم سعادت زیارت حرمین سے مشرف فرمایا۔

مگر آہ! اس سال عین اس وقت جب قافہ عشق کو مکہ میں احرام باندھنے کے لیے تیاری کر رہا تھا آپ کو بھی احرام سفر آخرت باندھنے کا حکم ملا ہے اور کھن پینے کے لیے تیاری کا آرڈر ملا ہے۔

چنانچہ عربیے صبح یوم الترویہ بروز جمعۃ المبارک (جو ہمارے پاکستانی مطلع کے لحاظ سے ۶ ذی الحجہ پڑتا تھا) آپ نے معذلات سے فارغ ہو کر باتیں کرتے کرتے پانچ منٹ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموشی اختیار فرمائی۔ مرحوم نے نہ صرف مدرسہ اور اپنے فرزندوں، بلکہ تمام تلامذہ و مستفیدین کے علاوہ مذہبی طہد پر اس سارے ماحول کو یتیم کر کے چھوڑ دیا ہے

وما کان قیس ہلک، ہلک واحد
ولکنہ بنیان قوم قہدمہا
اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند اور مغفرت و رحمت و رضوان کے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

مولانا مرحوم کے انتقال پر جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد، جمعیت کے سیکرٹری جنرل اور قومی اتحاد بلوچستان کے صدر محمد زمان خان اپکنڈی، جمعیت کے ناظم مولانا محمد یعقوب صاحب شرویدی نے گہرے رنج و غم کا اظہار اور مولانا محمد یعقوب کے زیر قیادت ایک پانچ رکنی وفد منوگر گیا۔

فدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

بڑی حسرت و افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ خلع قلات تحصیل مونگیر بلوچستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرت الحاج مولانا کمال الدین صاحب قدس سرہ العزیز ۶ ذی الحجہ بروز جمعہ اس وار فانی سے رحلت کر کے اصل جنت ہو گئے۔
رفتم و از رفتن من علے تاریک شد
من مونگشتم چو زتم بزم بہم شستم
(اللہ وانا الیہ راجعون)

حضرت مرحوم ایک باذا بزرگ اور مہر عالم دین تھے۔ آپ نے تحصیل علوم دینیہ کی ابتدا مقامی علماء سے کی تھی۔ بعد ازاں تین سال تک مملکت افغانستان شہر قندھار کے بزرگوں سے استفادہ کیا تھا۔ اخیر میں مہاجر کی حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہ (محل خمرہ، پنجاب) اور مولانا حبیب الرحمن صاحب ہمدان پور قدس سرہ سے سند فراغت حاصل کی تھی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنی تمام زندگی مونگیر کے ایک دیہاتی علاقے میں اشاعت اور تدریس علوم دینیہ میں گزاری۔ ایک دینی درس گاہ علاقہ مونگیر میں بنام دارالفیوض قائم کی۔

آج بھی سیکرڈنٹ ملکی علماء دین اور بیرون ملک کے علماء خصوصاً افغانستان اور ایران میں ان سے نسبت اور شرف تلمذ پر فخر محسوس کرتے ہیں۔
(ان مضامین میں سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام کو ان کی ذات سے بڑی تقویت تھی) مرحوم اپنے علم و فضل اور استقامت و استقلال میں سلف صاحبین کی یادگار تھے۔

مذاہب میں انتہائی سادگی، معاملات میں نہایت پابندی اور تدریس علوم سے شغف قابل حیرت تھا۔ !

افخاص، فروتنی، تواضع، مہمان نوازی وغیرہ ایک عالم برحق کی تمام خصوصیات کے حامل تھے۔ بہت ہی ضووع و خضوع سے نمازیں پڑھا کرتے اور

ایجنٹیوں کے خلاف کاروائی کرنے کے ساتھ ساتھ ملک سے افرادی قوت کے اس بے تحاشا انخلاء کے اثرات و نتائج پر بھی نظر ثانی رکھتی تھی۔

ہماری رائے میں حکومت کو ملک کی افرادی قوت کی منصوبہ بندی کو کے ملک میں روزگار کے مواقع میں وسعت پیدا کرنی چاہیے۔ اور جن افراد کا بیرون ملک جانا ملک و قوم کے مفاد میں ہو ان کی بھی مناسب ترتیب کا اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ وہ بیرون ملک میں اپنے وطن کی بدنامی اور رسوائی کا ذریعہ نہ بنیں۔

حلال کی کمائی

اسے پی پی کی اطلاع کے مطابق چیفٹ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد نسیار الحق نے اسلام آباد میں سرہ فریقی لیبر کانفرنس کے اختتام میں سروروس سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حلال کی کمائی میں برکت ہوتی ہے اور انسان رزق سے اس وقت ہی بھر پور استفادہ کر سکتا ہے جب وہ حلال کمائی کے ذریعہ حاصل کیا ہو۔

جنرل موصوف کا ارشاد بالکل سچا ہے، مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ حلال کمائی کا ذریعہ کیا ہے کیا اس نظام معیشت میں جس کی بنیاد سود اور سٹے پر ہو کوئی بھی فرد اپنی کمائی کے خالص حلال ہونے کا یقین کر سکتا ہے؟

جنرل صاحب موصوف صاحب اختیار ہیں۔ اس لیے یہ فرض سب سے پہلے اسی کا ہے کہ وہ اس ملک میں حلال کمائی کے مواقع لوگوں کو مہیت کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب ملک معیشت کے اجتماعی نظام کو حرام سے پاک کر کے حلال پر اس کی بنیاد نہیں رکھی جاتی۔

عبداللہ خان ولد حاجی محمود بخش قہم کی

رنگ گندمی، عمر ۱۶ سال تقریباً شعبان سے گم شدہ ہے جس صاحب کو بے یا اسم کے بارے میں علم ہو تو برائے مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

محمد اقبال اختر معاون ناظم جمیہ طلبہ اسلام پاکستان
محمد اقبال اختر مفتی حافظ فیض اللہ کلاتھ مرچنڈین خان پل
تحصیل قنبر، ضلع رحیم آباد، صحت۔

بکٹی صاحب وضاحت فرمائیں

کیا یہ بیان بھی عراقی اسلحہ اور لندن پلان کی طرح ہے۔

بعض عناصر ماہی گیروں کو تنگ کر رہے ہیں

کی جائیں، خضدار سے ہم چنگور پہنچے، سواد رومیل کا راستہ تقریباً بارہ گھنٹے میں طے ہوا۔ کچی سڑک پھر مٹی اور دھول سے اٹے ہوئے ہم چنگور میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ لاکھوں روپے منظور ہوئے اور چند افراد نے رقم ہضم کر لی۔ یہاں پھر سیاسی رشوت کے طور پر تقسیم کی گئی۔ بقول ایک سیاسی رہنما کے کہ اگر ایک خاندان کو ۱۰/۱۱ ہزار بھی دی جائی تو چنگور کے تمام خاندانوں کو سادی جھٹ مل جانا۔ چنگور گھوڑے کے مشہور ہے، ہر طرف کھجور کے درخت ہیں، یہاں ایک لطیف بھی ہوا کہ دوران سفر بس میں ساتھ بیٹھے ہوئے ایک مسافر نے بلوچی (دکرائی) میں دریافت کیا، کہ آپ لوگ کہاں آتے ہیں گے۔ تو میں نے جواباً عرض کی کہ بازار میں انہوں نے تھوڑی دیر بعد بس دے کو بلوچی میں کہا کہ یہ لوگ یہاں بازار میں آتے ہیں گے، بس رکھنے لگی کہ ہم نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ تو وہاں صرف کھجوروں کے گنجان باغات ہی تھے، جو در در تک پھیلے ہوئے تھے ہمیں اُتارنے کا حکم ملا جب صحیح صورت حال واضح ہوئی تو یہ عجیب انکشف ہوا، کہ یہاں تو ”بازار“ کھجور کے باغات کو کہا جاتا ہے، اور بازار (شہر) کو لین ”لاؤن“ کہتے ہیں۔ دراصل یہ تو ہر جگہ کی علیحدہ اصطلاحیں ہیں۔ ہمارے ایک واقف کار سلسلے میں ”شرعی پاکستان“ گئے تھے، وہاں اُن کے فونیٹن پن کی سیاہی ختم ہوگئی، ایک دکان پر گئے اور ڈرائنگ طلب کی، دکاندار نے فوراً ایک بوتل ڈرائنگ دیدی۔

ڈرائنگ سسٹم کے ذریعے ملا جائے، قلت سے خضدار پہنچے، خضدار میں جیتے علماء اسلام بلوچستان کے نائب امیر قومی اتحاد ضلع خضدار کے صدر حضرت الحاج مولانا محمد البکر سے تفصیلی ملاقات ہوئی، مولانا البکر صاحب خضدار کی جانی پچانی شخصیت ہیں، اور عرصہ دراز سے خضدار میں علمی، دینی اور سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ خضدار کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب ہیں، خضدار کے عوام کے سماجی مسائل کے حل کیلئے مولانا البکر صاحب ہمہ تن مصروف رہتے ہیں آج کل خضدار کے عوام کو آٹا فراہم کیا جا رہا ہے، اس کا معائنہ بندہ نے بھی کیا۔ یہ آٹا کھانے کے قابل نہیں عوام سخت پریشان ہیں۔ اور ڈپلڈوں پر انتہائی ناقص آٹا دیا جا رہا ہے، چینی کا کوڑ بھی کم ہے اور فراہم بھی نہیں کیا جاتا ہے، چینی کی کمیابی کی وجہ سے لوگ گڑ، شوگر (سکرین) یا دیسی چینی استعمال کر رہے ہیں، خضدار کو راجی روڈ، موسم، سال سے نامکمل ہے، کچھ حصہ تو پختہ ہو چکا ہے باقی کا کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچایا جائے خضدار کے عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ یہ بھی ہے کہ کوڑھ، خضدار خضدار چنگور، کراچی کو بذریعہ ہوائی جہاز ملایا جائے اسی طرح خضدار میں پٹرول کی نایابی سے عوام سخت پریشان ہیں، پٹرول کے ایک گیلن کے لیے ہزار پانچ پینے پڑتے ہیں۔ تب کہیں جا کر ایک گیلن پٹرول دستیاب ہوتا ہے، ایک دیرینہ مطالبہ یہ بھی ہے کہ خضدار کے لیے پانی، آبی، اسے کی پروازیں شروع

چند دن غیر حاضری کے بعد حاضر ہو رہا ہوں۔ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کی وجہ سے سیاسی دنگل کے لیے لگا ہیں ترستی ہیں۔ سیاسی اکھاڑے خالی ہیں، اس لیے سوچا کہ ذرا عوام کے مسائل ہی معلوم کئے جائیں، اس کے لیے قلت، خضدار اور کرمان ڈسٹرکٹ کے دورے پہ جانا ہوا۔ کیونکہ وہ علاقے ہیں، جو کہ ہر دور میں پُمانہ رہے ہیں، کوڑھ سے روانہ ہو کر قلت پہنچے۔ جیتے علماء اسلام بلوچستان کے جوائنٹ سیکرٹری اور قومی اتحاد ضلع قلت، کسعد حافظ سید محمد صدیق شاہ سے ملاقات ہوئی، شاہ صاحب بے حد فعال نوجوان ہیں، تحریک میں بھرپور حصہ لیا جیل بھی گئے۔ ڈی، پی، آر بھی لگا، مگر نفرت ملیج میں فرق نہ آیا۔ اور نہ جذبے میں کمی آئی۔ شاہ صاحب نے ضلع قلت کے مسائل بیان کئے، اور دقت ملاقات بھی دو افراد ساتھ تھے، شاہ صاحب ان کے مسائل کے حل کے لیے گھر سے نکلے تھے، قلت میں جھوٹا شہر کے وقت جو سیاسی تبادلوں ہوئے ہیں، اُن میں سے تاہنوز چند باقی ہیں (اُن تبادلوں کی رپورٹ بلوچستان کی ڈائری میں بھی آچکی ہے) اور اُن ملازمین کا کہنا ہے، کہ ہمیں ہمارے سالیق جگر پر جال کیا جائے، قلت میں بجلی کا نظام بھی انتہائی ناقص ہے، روشنی نہ ہونے کے برابر ہے، اور تمام شب آنکھ بھولی اس پر مستزاد۔

قلت کے عوام کا ایک یہ بھی مطالبہ ہے کہ خضدار کی طرح قلت کو بھی براہ راست ٹیلی فون

ان حضرت نے سیاسی کردار سے اردو میں
قباحت دریافت کی۔ تو دکاندار نے ٹوٹی پھوٹی
اردو میں کہا، کہ ”ایک ٹکڑا ہمارے دوست حیران
دہشتان اس رزانی پر تعجب فرماتے ہوئے، تین
نئے پیسے نکالے، مگر صاحب ۹۹۹ ہر حال
کا تو، تو، میں، میں کے بعد معلوم ہوا ایک ٹکڑے
مرد مبلغ ایک روپیہ ہے، ہر حال بات طویل ہو گئی
پتنگور کی ایک ہی صوبائی سیٹ ہے، قومی اتحاد نے
یہ ٹکڑے جیتنے کا اسلام کے رہنما الحاج مولانا رحمت
اللہ صاحب کو دی تھی، مولانا رحمت اللہ پتنگور کے
پورے کمران میں جانی بیچا فی شصتیت ہیں بدسورہ
میں اُن کا ایک بھٹ بڑا مدرسہ ہے، بدستی سے
اُن سے ملاقات نہ ہو سکی، وہ حج کے لیے تشریف
لے گئے تھے پتنگور میں اب بجلی کی فراہمی شروع ہو
گئی ہے، اور ایک جرنیل کام کر رہا ہے، چند دن قبل
۱۰ پول بجلی کے پتنگور کے لیے لائے گئے، تاکہ مناسب
مقامات پر انہیں نصب کیا جائے، ٹھیکدار کو سر پول
کی تنصیب کے لیے معقول رقم دی گئی تھی، مگر یہاں
پہنچتے ہی واقف کاروں نے اپنی درستی کا واسطہ
دیا۔ کسی نے سٹھی گرم کی۔ اور پول تقسیم کئے گئے۔

بغیر ترتیب کے ہر ایک آدمی نے اپنے مکان کے
قریب کھینے نصب کیے۔ ایک طرف سے تو کھجوں
کے لیے بالائی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اور دوسری جانب
کھجوں کی تنصیب سے جان چھوٹی اور بھیت بھی
ہو گئی، پتنگور کے لیے پی، آئی، اے کی پرواز
ہے، مگر روزانہ نہیں۔ مزید یہ کہ صرف چند سیڑیوں
کا کوڑا ہے، عوام ایک ایک ماہ قبل ملٹ لیتے ہیں
وہ بھی اس صورت میں کہ گلاب کی رقم سے زائد کچھ
جائے پانی کے لیے بھی دینی پڑتی ہے، ضلع کمرانی
میں ایک شہر گواڈر ہے، گواڈر اس درجے بھی
مشہور ہے، کہ سابق گورنر محمد اکبر خان بگٹی نے
انکشاف کیا تھا، کہ گواڈر کو کسی غیر ملکی طاقت کے ہاتھ
فروخت کرنے کی کوشش کی گئی تھی، اور بقول بگٹی
صاحب اُس میں چند جماعتوں کا ہاتھ تھا، نہ معلوم
یہ انکشاف بھی عراقی اسلام کے انکشاف کی طرح صرف
سیاسی بیان ہے، یا کہ اُس میں کچھ حقیقت ہے
اگر واقعی اس میں کچھ حقیقت ہے، تو بگٹی صاحب
کی حب الوطنی کا امتحان یہی ہے، کہ وہ ہٹا کسی
خوف کے عوام کو اس سازش سے آگاہ کریں، اگر

اگر بگٹی صاحب اس بارے میں خاموش رہیں گے
تو لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے، کہ یہ بیان بھی
لندن پلان، اور عراقی اسلام جیسا ہے، ہر حال امید ہے
بگٹی صاحب عنقریب خاموشی کو توڑیں گے، کمران
کی ساحلی پٹی پر انتظامیہ نے سمگلنگ کی روک تھام

پوشیدہ امراض

کے علاج کے لیے
(رجوع کریں)

پیشاب کی زیادتی، پیاس کی شدت، تھام
ماضم کی خرابی، جگر کی گرمی اور خون کی
کمی کا کامیاب علاج کیا جاتا ہے

حکیم حافظ محمد یونس بی بی
فاضل الطب و الجراحات گورنمنٹ ہسپتال
عقب جامع مسجد ڈوبیک ٹکڑو ضلع فیصل آباد

کے لیے کچھ اقدامات کئے ہیں، جہاں ان سے۔
سمگلنگ کی روک تھام ہو رہی، دہاں بعض عناصر
غریب ماہی گیر دن کو تنگ کر رہے ہیں، اور یہ
مچھیرے جن کا گذر اوقات، چھل کے شکار سے ہو
رہا تھا، فالتے کرنے پر مجبور ہیں، انتظامیہ کو چاہیے
کہ ان کے کاروبار کے لیے مثبت اقدامات کرے
تھام، خوفدار اور کمران ڈویژن کو ترقی دے
مورے کے دیگر علاقوں کی سطح پر لایا جائے۔

مولانا عبد الحمید دہلوی کی ایک یادداشت

سیرت کا نشانہ

حسن انسانیت کی سیرت طیبہ کی ایک انمول کتاب

یہ کتاب ہر گھر پر ہونی چاہیے

خطیبوں کیلئے ناگزیر ہفت روزہ کی مقررہ کیے عزیزان

سید آفتاب احمد صاحب، مولانا عبد الحمید دہلوی، مولانا عبد الحمید دہلوی

فصلت چوبیس روپے - ۲۴/-

راحت، لاہور

کتاب خانہ شان اسلام

ارو بازار لاہور

ہم حضرت مولانا مفتی محمود عارف

کو پاکستان قوم اتحاد کے دوبارہ صدر

منتخب ہونے پر مبارکباد پیش

کرتے ہیں اور سب سابق اسلامی نظام

کے عمل نفاذ کے قیام کے لئے اپنے

دماغ و مالی تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

منجانب

اناسید محمد شاہ، امیر جمعیت علماء اسلام سکھتر

سید محمد کمیشن بحیثیت، شہید گنج، سکھتر

شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہمارے بعض اکابر

حال ہی میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کتب خانہ داروں نے ایک معلم کی طرف سے مندرجہ ذیل استفسار کی کتاب موصول ہوئی ہے۔ مکتوب نگار نے خود بھی خرائش کی ہے اور راقم السطور نے بھی مناسب سمجھا کہ "الفتاویٰ"

ہی کے صفحات میں اس کا جواب دیا جائے۔
مخدوم و معظم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی!
وامت فیرکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج کراہی معافیت ہو۔

محمد و نوں سے ذہن میں اشکال ہے جس کا تعلق شیخ محمد بن عبدالوہاب کی شخصیت سے ہے۔ میں

اپنی ذاتی معلومات اور مطالعہ کی بنا پر ان کو ایک مصلح خادم دین اور توحید و سنت کا علمبردار

سمجھتا رہا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ الفتاویٰ میں بھی ان کا تذکرہ متعدد بار اسی حیثیت سے

آیا ہے بلکہ "شاہ ولی اللہ دہلوی" کے ایک مضمون میں تو ان کو مجددین میں شمار کیا گیا ہے۔

ابنی وجہ سے جب کسی کو ان کی تقلید کرتے ہوئے ناپا پڑھا تو یہ خیال ہوا کہ یہ صاحب

اہل حق حائین توحید و سنت میں سے نہیں بلکہ شرک کے براہیم زدہ جیسے سے تعلق رکھتے

ہیں۔

لیکن حال ہی میں ایک ساتھی نے بتلایا کہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے اپنی کتاب "التعديقات" میں ان کو "اہل سنت"

سے خارج قرار دیا ہے اور اس سلسلہ میں "روافضیہ" کے حوالے سے علامہ ابن مابین شامی کی ایک عبارت بھی نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا

ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بارہ میں ان

کی رائے اور ان کا فتویٰ بھی یہی ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے اپنی تصنیف "الاشباہ والنسب"

میں شیخ اور ان کی جماعت کے خلاف اور بھی زیادہ سخت لکھا ہے۔ پھر میرے ان ساتھی

نے یہ دونوں کتابیں (التعديقات اور الاشباہ والنسب) مجھے دیکھنے کے لئے بھی

دیں۔ میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی وہی ہے جو انہوں نے مجھ سے بیان کیا تھا۔

ان اکابر کی یہ رائے معلوم ہونے کے بعد قدرتی طور پر ذہن میں اشکال پیدا ہوا۔

دل میں یہی آیا کہ آپ کی طرف رجوع کروں۔ انشاء اللہ آپ کی وضاحت میرے لئے اطمینان

بخش ہوگی۔ میرے خیال میں بہتر یہ ہو کہ الفرقان ہی میں تحریر فرمائیں۔ اس طرح ناگزیر

عمومی پرکاش اور وہ محفوظ بھی ہو جائے گا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ شیخ محمد بن

عبدالوہاب اور ان کی دعوت کے متعلق آپ کی رائے کیسے ہے؟ اگر آپ کے نزدیک وہ اہل

حق میں سے ہیں تو پھر ان اکابر کی ان تحریروں کے بارہ میں آپ کی رائے رکھتے ہیں اور آپ

کے نزدیک ان کا کیا بنیاد ہے؟

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ والسلام

یہ سوال خود راقم السطور کے ذہن میں بھی کبھی پیدا ہوا اور اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس بارے میں

الفرقان ہی میں کچھ لکھ دیا جائے لیکن اس کی نوبت اب تک نہیں آئی۔ اب یہ سزا اس کا محرک بن گیا۔ واللہ الموفق

للاصواب والسداد۔

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں یہ ہے کہ کسی شخصیت کے بارہ میں اچھی یا بری رائے اس سے متعلق معلومات اور اطلاعات کی بنا پر قائم کی جاتی ہے اور مختلف لوگوں کی معلومات اور اطلاعات کسی شخص کے بارے میں مختلف ہو سکتی ہیں۔ اس کی وجہ سے رایوں کا مختلف ہو جانا قدرتی بات ہے اور ایسا اختلاف باب بیوں اور استادوں شاگردوں میں بھی ہو سکتا ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ فرقہ صاحبین کی عورتوں سے نکاح کے جواز و عدم جواز کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے دونوں شاگردوں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی رایوں میں اختلاف ہے جو فرقہ حنفی کی درسی کتابوں پر بارہ وغیرہ میں بھی مذکور ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جواز کے قائل ہیں اور ان کے صاحبین ناجائز اور حرام کہتے ہیں۔

اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے کہ امام اعظم کی اطلاع یہ ہے کہ صاحبین اپنے کسی صاحب کتاب بغیر کتبت لکھتے

ہیں لہذا وہ یہود و نصاریٰ کی طرح "اہل کتاب" میں سے ہیں اور قرآن مجید نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز

قرار دیا۔ اور صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمدؒ) کی اطلاع یہ ہے کہ یہ فرقہ کو ایک پرست ہے جو عیسویوں کی طرح

مشرک ہے کسی آسمانی کتاب اور پیغمبر سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لہذا ان کی عورتوں سے نکاح کے جواز کی کوئی

گنجائش نہیں۔

اسی طرح بہت سے راویان حدیث کے بارہ میں اللہ جرح و تعدیل کی رایوں میں جو شدید اختلاف ہے کہ

ان میں سے ایک کسی راوی کو "ثقة عادل" قرار دیتا ہے اور

انسی راوی کو کذاب و جال" بتلاتا ہے تو اس سب کی بنیاد اپنی اپنی معلومات و اطلاعات کا فرق و اختلاف ہی ہے۔

اور ایسا بھی ہوگا کہ کسی شخص کے بارے میں ایک صاحب نظر عالم بلکہ ایک امام دقت نے ایک زمانہ میں اچھی

اس سیاسی اور عربی مہم کے لیے وہ عربی مہم کی بھی لیکن اس کے علاوہ
اور روح موالا شیخ محمد بن عبدالوہاب بھی تھے۔ ان کے بعد
ان کی اولاد کا بھی کام اور قائم تھا۔

اسم ہاس کی اکثر باتوں سے ان کی جگہیں بھی ہوئی
جن میں تحریک کے ابتدائی دور میں، کنوینشن میں انکو کایا
میں حاصل ہوئی اور "درعیہ" کی ال سعودی حکومت کی طرف
کا دعوت ہو گیا۔

پھر ایک وقت آیا کہ انہوں نے بڑھ کر حرمین شریفین پر بھی
قبضہ کر لیا اور وہاں بھی حکومت کی طاقت سے اپنے دیو
پر بھی نقطہ نظر کے مطابق انہوں نے اصلاحات نافذ کیں۔
مزارات پر سے بچے توڑ ڈالے اور اس طرح کے اور بھی
اقدامات کئے۔ اس سلسلہ میں مختلف بلاؤں اور خسار اور مختلف
علاقوں کے ان علماء کی طرف سے ان کی شدید مخالفت ہوئی۔

کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی
کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

ان دونوں فرقوں میں سے کسی پر بھی تاریخ ہے لیکن
قرن قیاس بلکہ تاریخ ہی ہے کہ پہلا جواب اس زمانہ کا ہے
جبکہ حضرت کو شیخ محمد بن عبدالوہاب کے عقائد اور حالات
کے بارہ میں کچھ علم نہیں تھا۔ پھر جب کسی کا عقائد
ذریعہ سے معلومات حاصل ہوئیں تو آپ نے ان کے حلق
یہ دوسری رائے ظاہر کی۔ بہر حال کسی شخص کے بارہ
میں راولوں کا اس قسم کا اختلاف معلومات اور اطلاعات
کے اختلاف ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بارہ میں ایک دوسری
یہ واقعی حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ ان کی دعوت و
تحریک صرف عقائد و عقوبت اور تعلیمیت و تالیف یا تبلیغ

اطلاعات کی بنیاد پر نہ تھی عقیدت مندرجہ رائے کا انہماک
فرمایا پھر جب اس کے خلاف باتیں ان کے علم یا شہادت میں
آئیں تو انہی پہلی رائے کے بالکل خلاف رائے ظاہر کی۔
امام مسلم نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں امت کے جلیل القدر
امام حضرت عبداللہ بن المبارک کا درجہ امام بخاری اور امام مسلم
کے استیلا و استادہاں) ایک قول نقل کیا ہے جس کا حاصل
یہ ہے کہ۔۔۔ پہلے مجھے عبداللہ بن عمر سے ایسی عقیدت
تھی کہ اگر مجھ سے کہا جاتا کہ جنت کا دھواڑہ کھلا ہوا ہے میں یقیناً
ہے اگر چاہو تو اچھی اس میں جا سکتے ہو اور چاہو تو عبداللہ
بن عمر سے ملاقات اور ان کی زیارت کر سکتے ہو تو میں یہ پسند
کرنا کہ پہلے عبداللہ بن عمر سے ملاقات کروں اس کے بعد نہایت
میں جاؤں۔ لیکن جب میں اس شخص سے ملا جو اس کو قرآن
سے دیکھا تو میری نظر میں اس کی قیمت ایک سنگینی کے برابر

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا:۔

محمد بن عبدالوہاب کے عقائد عمدہ اور مذہب حنبلی تھا البتہ مزاج میں شدت بھی

اور فرقے جلدی ہوتے جو ان کے مذہبی اور عقلی اختلافات
دیکھتے تھے اور ان میں سے نہایت سوں نے اس مخالفت
میں وہی روش اختیار کی اور اسی طرح کار پر دیکھنا جیسا
کہ ہمارے ملک میں حضرت شاہ اسماعیل شہید کے خلاف
علماء نے شری و بدعات کے خلاف جہاد اور تقویٰ الایمان
کی تصنیف و اشاعت کے بعد کیا تھا۔ جس کا سلسلہ
راہ خدا میں ان کی شہادت پر مشتمل ہے اور ان کے گزرجانے
کے بعد جو انہی ملک میں رہے۔

پھر جن ریاستوں یا ممالک میں ان کی دعوت و دعوت
کا پھرا ہوا (جس کی اصل طاقت اور رو بہ دہشیر سید محمد
بن عبدالوہاب کی دعوت و تحریک ہی تھی) اور اسی حجاز
حکومتوں نے اس دعوت و تحریک کو اپنے لیے سیاسی خطہ
سمجھا انہوں نے بھی اس کا راستہ روئے اور عالم اسلامی
میں اس کے خلاف تحریک و مذہدات کی آگ بجلا کر ان کے خلاف
ان کے خلاف مذہبی رد و کفر سے ہی کو حکومتی ذرائع سے آگے
بڑھا اور اس سے انہوں نے اپنے مقصد میں یقیناً بڑی
کامیابی حاصل کی۔

حکومتی اور سیاسی پروپیگنڈا یا تبلیغ کے بغیر ان کے
یا حجاز میں تو ہے اور بالکل بے اصل بات کو عام میں

دوڑوں تک محدود نہیں تھی بلکہ جہاد یا سیف بھی اس کا ایک
جز تھا۔ وہ فردوں کو سجدہ کرنے، مذہب یا مذہب پر جانے، ان سے
مراد میں مانگنے اور اس طرح کے تمام شرکاء و افعال کو سختی
کی طرح شرمک اور ان کے ترک میں کو شرمک قرار دیتے تھے۔
اسی طرح تا کہیں صلوة (پانچ نمازیوں) کو (امام احمد بن حنبل
کے مسلک کے مطابق) خارج از اسلام کا فرض سمجھتے تھے اور
اس طرح کے سب لوگوں کے بارہ میں (جو اپنے کو مسلمان
کہتے ہوں اور اسی طرح کے کفر یا شرک کے مرتکب ہوں) انکا
نقطہ نظر اور رویہ (جو ان کی کتابوں میں پوری وضاحت اور
صفائی کے ساتھ لکھا ہے) یہ تھا کہ ان کو قرآن و حدیث کے
حوالوں سے پہلے اللہ رسول کا پیغام پہنچایا جائے اور انکا
لور پر سمجھانے کی کوشش کی جائے اور دوسری طرح جہاد کا کام
کیا جائے۔ اور اگر اس کے بعد بھی باز نہ آئیں تو پھر ستر
استقامت ان کے خلاف تہاد کیا جائے۔

اپنے اس نقطہ نظر کی بنیاد پر یہ بھی ضروری سمجھتے
تھے کہ "مسلمانوں" میں (مذکورہ بالا مسلک کا) جو شرعاً
کے لئے اور صحیح اسلام پر ان کو اس کے لئے سیاسی اور حکومتی
اختیار حاصل کیا جائے۔ اور علاوہ محمد کی ایک ریاست (دیر
کی ال سعودی حکومت) جس نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا تھا

بھی نہیں رہی۔ (صحیح مسلم، مقدمہ)۔
الغرض کسی شخص کے بارہ میں اچھی یا بری رائے
کی بنیاد اس سے متعلق معلومات اور اطلاعات ہی پر پڑتی ہے۔
چنانچہ سب اکابر کے مقدمہ اور شیخ المشائخ حضرت مولانا
رشید احمد گنگوہی سے ایک استفادہ کیا گیا۔ اس میں بہت
سے سوالات تھے۔ ایک سوال شیخ محمد بن عبدالوہاب کے
بارہ میں بھی تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب
میں لکھا کہ

"محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کچھ کچھ کمال
معلوم نہ تھے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)
کسی دوسرے وقت آپ سے کسی اور شخص نے استفادہ
کیا کہ "وہابی لوگ کون ہوتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب کون
کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا
اور اہل حدیث کے عقائد میں اور کسی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق
ہے؟"۔ تو اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا
کہ محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے
عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا صبی تھا البتہ ان کے مزاج
میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے عقیدے ہی میں گہرائی
جو حد سے بڑھ گئے ان میں مناد آیا ہے اور عقائد مذہب

بار سوال سوال :- محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال

پرمحی پورا کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 لکھا رہا ہے۔ یہی انکا شعار و نشان ہے اور انکی دعوت و

اس کی جہان نے ہوش سنبھالا اور اس طرح کی باتیں سننے سے بچنے کے لائق ہوا (جبکہ میری عمر ۸۰ سال کی ہو گئی) تو

اب اسے جان کر ہاتھ میں لے کر اپنے باپ کو بلایا۔ عبد الوہاب نے فرمایا: "میں تو روایت کا مجدد اور اصل محرم جانتے تھے اور انہی کو گواہیاں دے کر دن کا بخار نکالتے تھے۔ یہ اس بات سے بالکل ناواقف تھے کہ بزرگوں کی قبر پر بنے ہوئے قبروں کو توڑنے والی اور قبروں کو مسجد کرنے اندر نیاز پڑھانے ان سے مرادیں مانگنے اور اس طرح کے دوسرے مشرکانہ اعمال و اطوار کے خلاف علم جناب بلند کرنے والی شخصیت دراصل شیخ عبد الوہاب کے بیٹے شیخ محمد کی محنت و سادگی تھی۔ شیخ عبد الوہاب نے نام سے معروف ہیں۔ ان کے والد شیخ عبد الوہاب صلیبیں لکھ کر اپنے وقت کے بڑے عالم اور فقیہ تھے لیکن وہ اپنے خاص صوفیانہ مزاج اور مسلک کی وجہ سے اپنے بیٹے شیخ محمد کی برائی کر رہی تھی اور مجدد سے علانیہ بے فکر انہوں نے اپنے کو کھٹا اور ایک سو رکھنے کے لئے اپنے اصل وطن "عیسیت" کی حکومت کو کھینچ کر اپنے خاص صوفیانہ مزاج اور مسلک کی وجہ سے اپنے بیٹے شیخ محمد کی برائی کر رہی تھی۔ یہ بات براس شخص کے علم میں ہے جو اس خاندان کی تاریخ سے کچھ واقفیت رکھتا ہے۔

محمد بن عبد الرہاب اور ان کے مقتدیوں کے سیاسی اور مذہبی مخالفین نے ان کے خلاف جھوٹا اور غلط پروپیگنڈہ پھیلا دیا۔

عابد بن مہدین شامی کے بیان کو بھی مولانا نے اس کا مؤید پایا۔ اور علامہ نے کہ اگر کسی شخص کے اقوال و احوال وہ ہوں جو مذہب بالا سوال میں اور علامہ شامی کے بیان میں شیخ محمد نے عبد الوہاب اور ان کے متبعین کے بیان کئے گئے ہیں تو اس کے بارے میں شرعی حکم دہی ہو گا جو حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ اس سیاسی اور مذہبی پروپیگنڈے کے نتیجے میں جہاں ذکر اور پرکھا جا چکا ہے۔ حرمین شریفین میں اکثر دوسرے بلاد اسلامیہ میں بھی ان اہل نجد و ان کی دعوت و تبلیغ سے متعلق اسی طرح کی بلکہ اس سے بھی زیادہ خراب باتیں عام طور سے سنا جاتی ہیں شیخ احمد ابن زینی دحلان (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے (جو اپنے دور میں کوکمر کے اکابر علی شوافع میں سے تھے) اپنی کتاب "خلاصۃ الکلام" میں (جو چودھویں صدی کے اوائل میں لکھی گئی ہے) شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کے متبعین کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اگر وہ صحیح اور ثابت مان لیا جائے تو ایک مسلمان کا خون کھولا دینے کے لئے بالکل کافی ہے۔ اس طرح کی باتوں کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ حرمین شریفین کے لوگ

اور علامہ شامی نے اس کے ماننے میں دیا ہے "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو جنہی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا یہ عقیدہ تھا کہ عرف وہ جی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو گا وہ مشرک ہے۔ اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل جہاں کج رہا تھا یہاں تک کہ اندر نقالی نے اسی مشوکت توڑ دی..... باقی رہا سلف اہل اسلام کہ کافر کہنا سوجھا شاکم ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں۔ الخ

اس جواب سے یہ بالکل معلوم نہیں ہوتا کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے احوال و عقائد کے بارے میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کی خود اپنی کوئی خاص واقعیت اور تحقیق ہے یا انہوں نے شیخ کی یا ان کے متبعین میں سے کسی کی کوئی نقل دیکھ کر اسے قائم کی ہو۔ بظاہر انہوں نے اپنے جواب میں سوال کر کے قاصد یہ جب کے بیان پر اعتراض کیا ہے (جو ایک مدنی عام تھے) اسے نیز صاحب "در مختار" علامہ ابن

سبکتگنا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال آپ کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تصویر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرک ہے؟ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے مسائل کے بیان پر متذکر کرتے ہوئے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ "ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے کہ

"خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا بی معیت کا مذکر سمجھتے ہوں جو قتال کو واجبہ کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان و مال کو حلال سمجھتے تھے اور ہماری عورتوں کو قیدی بنا لیتے تھے..... (آگے ذرا تھیں) ان کا حکم بائین کا ہے۔ (دیکھو بھی قرآن) ہم انہیں کفر عرف میں سے نہیں کرتے کہ ان کا یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی بھی"

علامہ ابن مہدین شامی شیخ محمد بن عبد الوہاب کے بیڑوں پر توں اور شاگردوں کے معاصرین میں جو دعوت اور تحریک کی قیادت میں شیخ کے گویا خلفا تھے اور ان کی جو جہت تھی۔ جواب میں نقل کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرمین شریفین پر اہل سعود کی حکومت کا قبضہ اور پھر اس قبضہ کا خاتمہ علامہ شامی کے زمانے میں ہی ہوا۔ شیخ احمد زینی دحلان کے بیان کے مطابق حرمین شریفین پر نجدی حکومت کا قبضہ ۱۲۷۰ھ سے ۱۲۷۶ھ تک رہا۔ خلاصۃ الکلام ص ۲۳۸

اس کتاب کے صرف ایک صفحہ (۲۳۸) کے چند جملے یہ ہیں (عرف ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے)۔ جب کوئی شخص محمد بن عبد الوہاب کے دین میں داخل ہونا چاہتا تو یہ اس سے کلمہ شہادت پڑھوانے کے بعد کہتا کہ اس بات کی بھی گواہی دو اور اگر رو کر تم اب تک کافر تھے اور تمہارے ماں باپ بھی کافر تھے اور کفر ہی کی حالت میں مرے اور اگلے زمانے کے بت سے اس کا پر نام لیکر کتا تھا کہ ان کے بارہ میں کوکمر کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ سب کافر تھے اور وہ (محمد بن عبد الوہاب) ہر اس شخص کو کافر کہتا جو اس کا پیرو نہ بنے اگرچہ وہ اعلیٰ درجہ کا منفق ہو اور اسے قتل کر ڈالتا اور ان کے اموال کا لوٹا حلال کرتا تھا..... اور مختلف الفاظ و عبارات سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں اور اپنی توہین کرتا تھا۔ اور اس کے بعض کہتے تھے کہ (معاذ اللہ) "میری یہ لاشیں محمد سے بہتر ہے۔ اس سے ساپ مارا جا سکتا ہے اور اس طرح کے بت سے کام لے جا سکتے ہیں اور محمد تو میرے اب وہ کسی کے کام نہیں آسکتے اور ان سے کوئی نفع نہیں اٹھایا جا سکتا.....

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دود پڑھنا اس کو مار ہونا تھا اور اس کے سنے سے اس کو اذیت اور تکلیف ہوتی تھی۔

اور اس میں سے پہلے شیخ دحلان نے یہ بھی لکھا ہے کہ...

محمد بن عبد الوہاب کے دل میں نبوت کا دعویٰ کرنے کا منصوبہ تھا اور اگر اس کو طائرہ دعوے نبوت کرنے کا موقع ملتا تو وہ کلمہ کلا نبوت کا دعویٰ کرتا۔ شیخ دحلان نے ان میں سے کسی الزام کے لئے بھی شیخ محمد بن عبد الوہاب کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ اس کے برعکس ان میں سے ہر بات کی تردید خود انکی یا ان کے شاگردوں کی کتابوں میں موجود ہے۔ ان تمام اسطور کا ٹکٹا ہی ہے کہ

ان اہل عبد کو سودھناری اور شرکین سے بھی بدتر سمجھتے تھے۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے (ج ۱۲ ص ۱۷۲) ۱۸-۱۷ ہجری ۱۳۷۲ء تک مسلسل ۱۸ برس مدینہ منورہ میں عظیم ہسپتالی کتاب "المشابهات الشاقبہ" میں شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کی جماعت کے بارے میں لکھتے ہوئے اہل عرب و اہل حرمین کا یہ حال لکھا ہے کہ

"اہل عرب کو خود مٹا اسے در محمد بن عبد الوہاب سے (اور اس کے اتباع سے) وہ نفقت تھا اور وہ اور اسے قدر ہے کہ نہ آقا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہندو سے" ص ۲۷

اور حضرت مولانا ضعیف احمد صاحبؒ نے ۱۳۷۵ھ سے پہلے حج و زیارت کے لئے کم از کم تین سفر حرمین طریف کے کئے تھے۔ (پہلا سفر ۱۲۹۳ھ میں، دوسرا ۱۲۹۷ھ میں اور تیسرا ۱۳۷۳ھ میں) اور وہاں کے اکابر علما و اہلین سے آپ کی ملاقاتیں بھی ہو رہی تھیں تو اسکا پورا امکان ہے کہ وہاں کی اس فضا سے آپ بھی متاثر ہوئے ہیں اور اس کا کبھی کبھی انہیں متاثر کر مولانا نے شیخ محمد بن عبد الوہاب یا ان کے حلقہ کے مامور کی کوئی تصنیف دیکھی ہو یا ان میں سے کسی سے ملاقات اور تبادلہ خیالات کی ذمہ داری ہو اور اس کی بنا پر لائے قائم ہوئی ہو۔

لیکن اس تحریر کے قریباً بیس سال بعد جب ۱۳۴۴ھ میں آپ نے حجاز مقدس کا آخری سفر پایا اور پھر حجت کی نیت کر کے مدینہ منورہ ہی میں قیام فرمایا تو حسن اتفاق سے یہ وہ زمانہ تھا جب حرمین شریفین پر سلطان نجد عبدالعزیز بن سعود کا دو گنا شیخ محمد بن عبد الوہاب کی جماعت کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اسی زمانہ میں شیخ محمد بن جلیلؒ کے سلسلہ کے مشہور عالم شیخ عبداللہ بن بھی (جو سعودی حکومت کی طرف سے حجاز مقدس کے قاضی القضاۃ تھے) مدینہ طیبہ میں عظیم تھے اور ان کا مکان اتفاق سے حرت مولانا کی قیام گاہ سے قریب ہی تھا ان سے مسلسل دو تین گفتگوؤں اور ان کے احوال کے مشاہدہ کے بعد شیخ محمد بن عبد الوہاب کی طرف منسوب اس نجدی جماعت کے بارہ میں مولانا کی جو رائے قائم ہوئی وہ انہوں نے اسی زمانہ میں ۵۰ ہجری کے مشہور روزنامہ "زمیندار" میں شائع ہوا تھا اور

اس کے بعد "اکابر کے خطوط" نامی کتاب میں بھی شائع ہو چکا ہے اس میں مولانا سہارنپوریؒ تحریر فرماتے ہیں:-

"قاضی القضاۃ شیخ عبداللہ بن عبد الوہاب کا مکان میرے مکان کے قریب ہی ہے ان کے اکثر ملاقات مرقی رہتی ہے اور وہی مسافری میں گفتگو بھی کرتی ہے۔ بڑے عالم ہیں، مذہب اہل سنت و جماعت رکھتے ہیں۔ ظاہر حدیث پر صحیح کلام احمد بن محمد رحمہ اللہ کا طریق ہے عمل کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور شیخ الاسلام ابن قیمؒ کی کتابوں کو زیادہ محبوب و پریشانی نظر رکھتے ہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک بھی یہ دو بزرگ بڑے مرتبہ کے عالم ہیں۔

برعات اور حدیثات سے نہایت متفرق ہیں تو میری رسالت کو اپنے ایمان کی جڑ قرار دے رکھا ہے

میں کسی مدنی عالم کے سوال کے جواب میں شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کی جماعت کے بارہ میں جو لکھا تھا (ج ۱۲ ص ۱۷۲) میں شائع ہو چکا ہے) اس کی بنیاد ذاتی علم و واقعیت پر نہیں مبنی بلکہ سنی کے بیان اور عام مشرت کی بنا پر جس کی ایک حد تک تائید علامہ راشدیؒ کے بیان سے بھی ہوتی تھی) مولانا نے جواب لکھا تھا۔ لیکن اس کے بعد جب اس جماعت کے خواص علما اور عوام کو آنکھوں سے دیکھا اور ان کے عقائد و اعمال و احوال کا براہ راست علم و مشاہدہ ہوا تو مولانا کی رائے وہ قائم ہوئی جو مندرجہ بالا مکتوب میں تعبیر فرمائی۔

راقم السطور کے نزدیک باطل ہی معاملہ حضرت مولانا حسین احمد صاحبؒ کا ہے بسا اور پر ذکر کیا جا چکا ہے حضرت مولانا کا قیام ۱۳۱۶ھ سے ۱۳۳۳ھ تک مدینہ منورہ میں رہا۔

محمد بن عبد الوہابؒ نے بزرگوں کی قبروں پر بٹے ہوئے قبروں کو سبکد کرنے، نذر نیاز چڑھانے، ان سے مرادیں مانگنے کے خلاف تحریک چلائی تھی۔

اور اس ناز کے اپنے بچہ اور احساس کی بنا پر مولانا کا یہ بیان "المشابهات الشاقبہ" ہی کے حوالہ سے اور نقل ہو چکا ہے کہ "اہل عرب شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کے متبعین سے یہود و نصاریٰ اور مجوس و ہندو سے بھی زیادہ نفرت و عداوت رکھتے تھے۔ اور یہ واقعہ بھی مشہور ہے کہ شیخ احمد زینی دحلان کی خاصۃ الکلام" اور "الدر المنید" اور نجدی وہابیوں کے نفرت و درستی عرب علماء کی اس طرح کی متعدد کتاب میں شائع ہو کر قریب قریب ہر پڑے لکھے کے اہل علم پہنچ چکی ہیں جن میں شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کی دعوت و جماعت کے بارہ میں اسی طرح کی سخت اشتعال انگیز باتیں بھی لکھی گئی ہیں جن کا نذر "خلاصۃ الکلام" کے حوالہ سے ایک صفحہ کے چند جملے نقل کر کے لکھے

بقیہ صفحہ ۱۸

انفرض میں نے وہاں تک خیال کیا اہل سنت کے عقائد سے مذہبی اعزاز نہیں اور اکثر اہل نجد قرآن شریف پڑھتے ہوئے ہیں بکثرت سے حفاظ ہیں، صلاۃ باجماعت کے نہایت پابند ہیں، آج کل مدینہ منورہ میں سخت فحش و کازانہ ہے گرامی نجد صبح کے ناز میں انہیں کے ساتھ آتے ہیں..... ہر حال اس قوم کی حالت دینی نہایت المیہاں بخش دیکھی ہے۔ (اکابر کے خطوط ص ۳۳)"

اس مکتب کے مطالعہ سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ حضرت مولانا ضعیف احمد صاحب رحمہ اللہ نے ۱۳۲۵ھ

مخالفانہ پروپیگنڈے کے تجربے یہ باتیں اس قدر مشہور ہو گئیں تھیں کہ کھنے یا کھنچنے سے پہلے ان کی تہمتیں بھی غرضی نہیں سمجھ جاتی تھیں اور اس عام مشرت ہی کی بنا پر ان کو بدعت کفر اور کفر جانا تھا۔ شیخ دحلان جیسے حضرت کے بارہ میں آسانی سے یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے داشتہ اتنی سنگین بھتان تلاش کی ہو۔ کوئی شخص جو آخرت کے محاسب پر یقین رکھتا ہو اسی جو اہل شیعہ کر سکتا۔ واللہ اعلم۔

سربراہان و اہلکاران و عوام و رعایا کے لئے

تجلیاتِ حق کے لیے ہم نے ان کے لیے ایک نیا راستہ
 کیا ہے جس کے تحت ان کے لیے ایک نیا راستہ
 ہے جس کے تحت ان کے لیے ایک نیا راستہ

نہایت حق و سچائی کے ساتھ کہ جس نے اس کی تعلیم حاصل کی ہے وہ اس کی طرف سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا رہا ہے۔

[illegible]

ازاد حبیب کا مہاجرہ حبیبہؓ کی طرف سے ایک خط لکھا گیا ہے جس میں فرم فرمایا ہے کہ
 مہاجرہ حبیبہؓ نے ایک خط لکھا ہے جس میں فرم فرمایا ہے کہ
 انگریزوں نے حبیبہؓ کی طرف سے ایک خط لکھا ہے جس میں فرم فرمایا ہے کہ
 حبیبہؓ نے ایک خط لکھا ہے جس میں فرم فرمایا ہے کہ

صفات میں ایک حاشیہ میں پیش کیا جا چکا ہے۔

رقم اسطور کا خیال ہے کہ یہ چیزیں اس نیک ہی جماعت کے بارہ میں حضرت مولانا عین احمد صاحب کے معلمات کا ذریعہ تھیں۔ ان معلمات اور اطلاعات نے ان کے قلب میں اس جماعت کے خلاف وہ شدید بغض پیدا کر دیا تھا جس کی شعلہ "الشہاب الثاقب" کا نام لے کر نکلنے والوں کو بہت زیادہ دھمکا۔ موتی ہے ۔

یہ سترہ تھے جسے ان کو السورۃ ذہن حضرت موسیٰ
بار علیہ السلام کے اس واقعہ کا رشتہ تھا جو کیا جس کا ذکر
قرآن مجید میں فرمایا حضرت بار علیہ السلام فی اوراق قصور دار بنین تھے
لیکن موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تصور اس کے ذکر کے خلاف اس طرح
خفیض وغیب کا اظہار فرمایا کہ ان کی وارسی اور سر کے بال کو ذکر
کھینچنے لگے اور اس غصہ اور جلال نے ان کو واقعہ کا تشریح کی جیسے
فرست نہیں دی۔ پھر بعد میں حقیقت حال معلوم ہو جانے پر استفادہ
کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا۔

رب اغفر لي ولا تحقرني وادخلني في رحمتك

وانتے ارعہ الرامین ۵

اس کا جو کوشش محمد بن عبدالوہاب اور ان کی جماعت کے بعض دیگر علماء کی کچھ کتابوں کے مطالعہ کا بھی موقع ملے ان کی تاریخ اور مواقع کے سلسلہ میں بھی بعض چیزیں پڑھیں۔ ان کے بعض سنت مخالفین کی تعانیف بھی دیکھی ہیں۔ ان سب چیزوں کے مطالعہ کے بعد راقم سطور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ہمارے شیخ الشیخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کی جماعت سے متعلق ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے مختصر الفاظ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ نہایت محققانہ اور مہربانہ ہے۔ حضرت راقم جواب اور یہی نقل کیا جا چکا ہے۔ تاہم اس کو ایک دفعہ پھر پڑھیں

”محمد بن عبد الوہابؒ

کے مقتدیوں سے کروہا ہے

کہتے ہیں۔ اس کے عقائد

عبدالعزیز اور مذہب غیبی

تھا البتہ اس کے مزاج

میں نے شہر سے دور

مکرمات جوید

ہے نہ گئے اس لیے

فساد آگیا.....

1990

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

بقیہ :- پاکستان قومی اتحاد

مجلس میں پھر انصاف پارٹی کے نام سے وہی پارٹی برسرِ
مجلس رہی

ایک وقت تھا کہ میں کڑھ پونہر سہمی میں گزرتا تھا۔
 وہاں پر محمد بزرگ تھے۔ سہما کو رجعت پسند
 تھے۔ وہ کہتا تھا: علامہ اقبال نے اس صورت حال کو
 محسوس کیا اور مخالفت کر کے اسے تبدیل کرا گیا۔ ہمارے ملک
 دوسرے ملکوں سے مختلف ہے۔ یہ تو ہمارا مذہب کی بنیاد
 پر ہے۔ اسے بدل دینا تو ملک کی تہذیبیں رہے گا۔ اگر دینی فکر
 کی آجاری کی گئی اور دین کی حفاظت کا بندوبست نہ کیا گیا
 تو یہ ملک بھی بانیس رہے گا۔ اگر لوگ اسلام سے فراق
 بنا کر نکال دیا کر رہے ہیں اور معاشی پروگرام پر زور دے
 کر اپنی فکری پرواز کی دھاک بٹھانا چاہتے ہیں اور یہ وہی
 ہیں جو دیتے ہیں کہ خارجی تائید بھی ۴۷ سے کرتے ہیں۔ یہ کہتا
 ہوں کسی کی تائید کسی کے کام نہیں آئے گی۔

ایک صاحب ہیں انہوں نے کراچی سے پشاور تک
 ٹھکانے کر دیکھ لیا۔ ہر ملک و قوم ان کو مسترد کر دیا ہے۔ کچھ
 لوگ ملازم کی آڑ میں دلی بات زبان پر لانا چاہتے ہیں اور
 اس طرح بالواسطہ اقدار پر کراآمد ہیں۔ اصل بات یہ
 ہے کہ بروجہ یہ ان اقدار کو پسند نہیں کرتے۔ اخلاق باغی
 جو عام ہو گئی ہے اسے اپنانا چاہتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ
 کی عقل پر ادھار کھٹے بیٹھے ہیں۔ ان کے رگ و ریشہ سے
 فرنگی استعمار کا اثر ختم نہیں ہو۔ ان کا دل فرنگی ہے۔ اور
 مسلمان۔

پاکستان قومی اتحاد کا سب سے بڑا اثاثہ دینی فکر ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس سے احکامات میں کریں گے۔ ہم پاکستان کو امن و سلامتی کا گموارہ بنائیں گے اور نظام اسلامی نافذ کریں گے۔ یہ سوچ بنیادی طور پر غلط ہے کہ کوئی حکومت اسلامی قوانین نافذ کرے تو ہم اس کا ساتھ دیں گے۔ کوئی بیرونی حکومت اسلام کو نافذ کر ہی نہیں سکتی جب تک جماعت موجود نہ ہو جو معاشرے کو نئے اصلاح کرے۔ لوگوں کی خدمت کرے اس وقت تک کوئی بیڑہ شکن نہ ہو۔

اقدیر اسلام سے بھی انصاف نہیں ہوگا کہ لا دینا یا لا یموتہ
لوگ مذہب اور دین کو نذر کریں۔ وہی قوتوں کو سرگرم کر دینا
چاہیے اور ان کی سرزمین پر کسی قسم کی بندی نہیں ہونی چاہیے
اور اس طرح ایک معاشرہ جنمے گا جو اسلامی قوانین کو پسند
یہی کرے گا اور ان کی حفاظت بھی کرے گا اور ایسا معاشرہ مل
یہی بنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بقية ملائكتها ملائكة

یہ فیضیہ قریب ۵۰ بی بی کے مراحل سے گزر رہی تھی۔ دینی حکومت اور جرن حکومت نے استخلاص وطن کے لئے قومی امداد کا وعدہ کیا تھا لیکن مبینہ وقت پر کسی کم محنت کی محرمی سے یہ تحریک ناکام ہو گئی اور علماء کرام کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ حضرت شیخ الحداد محمد دھرمس اور مولانا حسین احمد مدنی مد کو شریفینہ کمی و مسالمت سے انگریزوں نے گرفتار کر کے مالابریں نظر بند کر دیا۔ حضرت کو نہایت شدید سبقتی اور روحانی آذیتیں پہنچائی گئیں لیکن کمی محال کہ حرف شکایت زبان پر نہ آئے۔ ہر وقت راضی بہ قضا، شہید گنج اور ختم نبوت کی تحریکوں میں مدد دینے پیش ہا قریاں پیش کیں۔ ہر قسم کی تعذیب، دکھ اور انگریزی کی طرف سے جھوٹی کی مزا کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لائے۔ حال ہی میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لئے مختلف کتب فکر کے علماء نے یک جہتی، اخوت، محبت، باہمی رواداری اور اخلاص کا بغیر ہم پہنچایا۔ قومی اتحاد کے تحت پاکستان بھر کے علماء شروع اور مختلف دینی مدارس کے علماء نے نہایت گرم جوشی سے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج کے لئے حثرت کیا۔ علماء نے قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ مسلم مسجد لاہور کے ساتھ میں علماء بشیخ اور دینی مدارس کے علماء کو کھینچو حکومت نے اپنے تشدد و اذیتوں کو کم کاشا نہ بنایا۔ علماء پر ایسے وحشیانہ مظالم ڈھائے گئے کہ جن کے بیان کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ علماء کو رہ نہ کیا گیا۔ ان کی وارڈ حیاتیں توچی گئیں ان پر شدید لاشعری چارج کیا گیا۔ بعض علماء کے اٹھ اور بائز توڑے گئے، بعض کی ٹانگیں توڑی گئیں، بعض کو مولمان کر کے مسجد کے صحن سے نیچے چھینکایا گیا غرض کہ جو بھی بن پڑا انہوں نے علماء کے ساتھ ردار کھا۔ حکومت کا حیاں تھا کہ علماء پر تشدد کر کے تحریک کو ناکام بنایا جائے لیکن

جلد ۱۰۰ فرمائیں جسے ترخی ادارے حکومت اپنے ارادے میں ناکام ہوئی، علماء کی قربانیوں تک لانے اور ان کی آہ نغمہ بارگاہ رب العزت میں قبول ہوئی۔ اچانک جھٹو حکومت کو مسجد کی کا مدر برداشت کرنا پڑا۔ یہ سب کچھ یہ بھی کی قریا یوں کا فرقہ تھا۔

خط و کتابت کرتے وقت
 خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اہلِ جہانوالہ ایک نڈر اور بیک مُجاہدِ اسلام سے محروم ہو گئے

حاجی حکیم بابا سلطان احمد قضا الحسنی سے سوہرہ ہار کر
 ۴ بجے ظہر چھ ہسپتال جہاں ارمین انتقال کر گئے۔ انا قاضی
 وانا الیہ راجعون۔ رب العزت ان کے جنت الفردوس میں
 درجات بلند فرمائے اور سچا مذاکان کو مرحوم کی عطا فرمائے آمین۔
 ان کی وصیت کی ضرورتاً فائنا مشر بنوازلہ اور ذریعہ قریب وصیت
 میں پھیل گئی۔ دو سو روپے علی الصبح شریعت کا بیگانہ جنازہ
 میں شرکت کے لئے محنت و زراعت سے مینا شروع ہو گئے۔ بجے
 صبح جب اس سزا کی خبر ملی تو بے حد دلی صدمہ ہوا۔
 بے سائے اسوہ نقل پڑنے اور مجھے شریعت سے احساس ہوا کہ
 آج سے ہمارے تحصیل جہاں ارمین ایک نذر اور دنیا کی سناٹا ہم
 سے جدا ہو گئے ہیں۔ بابا سلطان مرحوم کی میت رات ہی ان
 کے تایا زاد بھائی امیر الدین اور ان کے داماد عتیق الرحمن اٹکے
 آبائی گاؤں میں لے گئے تھے۔ مہینہ نماز جنازہ کی اطلاع غازی
 نگر کے بھائی علی تھی۔ میں اور ڈاکٹر نظام محمد صاحب ناظم عونی
 جہاں ارمین اٹکے آبائی گاؤں پہنچے تو معلوم ہوا کہ با مرحوم کے بھائی
 کو قبرستان لے جانے لگے ہیں اسلذا جنازہ بھی دو دن ہو چکا ہے
 مرحوم کی بیوہ سے تعزیت کی اور ان کے اعزہ و یار کے لئے قبرستان
 پہنچے جبکہ ہم نے پہلے سولانا میر زاہد، ڈاکٹر رفیق مسلم غازی وغیرہ
 مولوی محمد علی صاحب اور دیگر احباب پہنچے تھے۔ دہلی بابا سلطان
 احمد ہزاروں ملاطفت کے درمیان ابدی نیند سو رہے تھے۔ ہم نے
 بھی آخری دیکھ لیا۔ چہاں کہہ ارمین اس شہکار مسلمانوں نے دفن
 کیا وہ عظمت کے بعد سولانا میر زاہد نے جہالت سے بھرپور او
 چشم پر دم سے مرحوم کو طعنے متین پیش کی اور مرحوم کے بھائی
 سے گستاخی کی تاہم ان کا نام کیا خاص طور پر ان کے تایا زاد بھائی
 امیر الدین کی خدمات کو محبت مرہا جنوں نے آخری لمحات تک مرحوم
 کی شاندار علی کی مرحوم کا بیٹا علی غازی میں نے علی غازی

مولانا محمد شفیق دولت زئی کے والد محترم انتقال کر گئے

مولانا محمد شفیق دولت زئی

کے والد محترم انتقال کر گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

جمعیت علماء اسلام قلعہ سیف اللہ پوشتان کے ممتاز رہنما مولانا محمد شفیق دولت زئی کے والد محترم گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

جمعیت علماء اسلام صوبہ پوشتان کے امیر مولانا عبدالودود اور ناظم عمومی حاجی محمد زان خان اچکزئی نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو کرم کو کرم جنت نعیم کرے۔ اور مولانا محمد شفیق دولت زئی و دیگر عزیز و اقربا کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔

مولانا زاہد الراشدی بہاولپور

ڈوئٹرن کا دورہ کریں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بہاولپور ڈوئٹرن کا دورہ کریں گے اور جماعتی احباب و رفقاء سے تنظیمی و سیاسی امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |
| ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ |

گول یونیورسٹی کو تباہی سے بچایا جائے

مولانا قاضی عبداللطیف

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا قاضی عبداللطیف نے ایک بیان میں کہا ہے کہ موسم گرما میں دریاؤں کی گھنیابی سے بعض ساحلی علاقوں کی تباہی جانی اور مالی نقصان پاکستانیوں کا متحمل

ہو چکا ہے۔ ہر سال کروڑوں روپے کی جائیدادیں دریاؤں کی تباہی پر جاتی ہیں۔ سیکڑوں قیمتی جائیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ رنج و غم کی طرح پریشانیوں کو کچھ کرتی ہے اس کو اس وقت زیر بحث لانا بعد از وقت ہے۔ لیکن آپ یقین کریں یا نہ کریں یہ ایک حقیقت ہے کہ سیلابی موسم کے گزرنے کے باوجود دریائے سندھ کی کٹائی کا مکمل بڑی تیزی سے مختلف علاقوں میں بدستور جاری ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں موضع ملائے محل طور پر دریا پر دھونے کے بعد اب دوسرے قریبی دیات اور گل یونیورسٹی کا علاقہ اس کی زد میں ہے۔ متعدد درختوں کے باوجود اس وقت تک کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔ اگر اس کے دوں تمام کی طرف فوری توجہ نہ دی گئی تو اس سے کوڑا روپے کی مالیت کا نقصان ہوگا۔

معجزہ دار شمس سے معلوم ہوا ہے کہ واپڈا ڈیرہ دریا خان پل کی تعمیر کا کام مغربی دریا خان سے شروع کرنے والا ہے۔ لیکن ہے اس میں عملہ متعلقہ کبھی انتہائی سہولتوں میں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ دریا خان سے شروع کردہ کام جب ڈیرہ اسماعیل خان تک پہنچے گا تو گل یونیورسٹی سمیت بہت سے دیات دریا کے تباہ ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اس علاقہ کی حفاظت کے لئے مزوری ہے کہ پل کی تعمیر کا کام ڈیرہ اسماعیل خان ہی سے شروع کیا جائے۔ خصوصاً جبکہ پل وغیرہ کی تعمیر کے لئے ڈیرہ کے قریبی پہاڑوں سے پتھر لگ جائیگا۔ آسانی سے سستے طریقے سے مٹا ہو سکتی ہے۔ نیز کٹائی سے متاثرہ لوگوں کو امداد اور رہائش کے لئے جلد از جلد زمین متا کی جائے۔

ماہانہ مجلس ذکر

حسب سابق یکم جنوری بروز اتوار بعد نماز صبح مسجد خضر اسمن آباد میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ مجلس ذکر کرائیں گے، انجباب سے شرکت کی اپیل ہے، حاجی ظہیر الدین جنرل سیکرٹری مسجد خضر اسمن آباد لاہور۔

تعزیتی اجلاس بڑا نوالہ

دارالعلوم ابنہ میں مرحوم بابا سلطان احمد کی روح کو ایصالِ ثواب کے لیے ختم قرآن مجید ہوا بعد از نماز جمعہ زیر صدارت مولانا میرزا زاہد مدظلہ امیر جمعیت علماء اسلام بڑا نوالہ تحصیل بڑا نوالہ کی

جمعیت علماء اسلام کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا، تلاوت قرآن مجید کے بعد ڈاکٹر محمد یاسین مجلس ناظم نشر و اشاعت تحصیل بڑا نوالہ نے ایک خیر کہ بیان میں حاجی بابا سلطان احمد کی وفات پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا۔ اشکبار آنکھوں کے ساتھ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم ایک نڈر سپاہی اور میساک مجاہد تھے، انہوں نے ہر تحریک میں بے پناہ قربانیاں دے کر بڑا نوالہ کا نام روشن کیا۔ خاص کر اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہمیں یہ نڈر اور بہادر جانا بڑا نوالہ شریعت کیلئے اپنا تن من اور دھن قربان کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے، ہمیشہ یاد رہے گا۔

مولانا میرزا زاہد مدظلہ نے اپنے خطاب کے دوران گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور فرمایا آج ہم اپنے ایک اہم ساتھی کی کسی شدت سے غم میں گھر رہے ہیں۔ مرحوم کے پسماندگان کے لیے (جو ایک بیوہ اور دو یتیم بچے شتمل ہے) جماعت کی طرف سے مایانہ رقم مقرر کی جائے گی۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (امین) ڈاکٹر محمد یاسین ملی،

کاروائی اجلاس

جمعیت علماء اسلام شہر رحیم یار خان کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب حاجی عبدالرحمن صاحب طارق امیر جمعیت شہر ہوا۔ جن میں قاری حماد اللہ صاحب حضرت مولانا رشید احمد سمیت تمام ملاکوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں مختلف امور پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں یہ طے پایا کہ شہر میں رابطہ تا سلسلہ شروع کیا جائے مختلف کالونیوں میں درس قرآن کا اہتمام ہو، یہ بھی طے پایا کہ جماعت کا ایک وفد جس میں قاری حماد اللہ صاحب، مولانا رشید احمد صاحب لدھانوی حاجی بھگت لور حاکم غلام محمد صاحب، شہر میں مختلف حضرات سے ملاقات کر کے ان کو جماعت میں شمولیت کی دعوت دیں گے۔ نیز صفت روزہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کریں گے، اور ملک میں تمام آرگن نے اس بات پر زور دیا کہ عالمی پورٹل کو مستحکم کیا جائے، اس سلسلہ میں مختلف تجاویز پیش کی جائیں، اجلاس میں قائد جمعیت حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کی محنت کیلئے

حکیم بابا سلطان احمد انتقال کر گئے

ان اللہ وانا الیہ راجعون

جیتے علماء اسلام جڑ والاہ ضلع فیصل آباد کے ممتاز راہ نما حکیم بابا سلطان احمد گذشتہ انتقال کر گئے ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

جمعیت کے صوبائی امیر مولانا عبید اللہ انور اور ناظم عمومی قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے ایک تعزیتی بیان میں مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم انتہائی خلص اور نڈر سلسا سماجی کارکن تھے، اور انہیں اپنے اکابر بالخصوص قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد لاہوری اور ان کے مقدس مشن سے والہانہ عقیدت تھی،

ان کی وفات سے جمعیت علماء اسلام ایک مجلس اشک، اور بے ہک کارکن سے محروم ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ انہیں کو رحمت جنت نصیب کریں اور ان کے سپہندگان کو صبر و صیل کی توفیق اعزازی فرمائیں، آمین یا اللہ العالمین۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی دفتر میں مرحوم کو ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی، اور ان کی مغفرت کے لیے دعا کی گئی، ادارہ ترجمان اسلام بھی حکیم صاحب کی وفات پر ان کے پس ماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں۔ (ادارہ)

زرعی ٹیکس کی آمدنی سے دیہات میں

کارخانے لگائے جائیں

قاری نور الحق قریشی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب نے اپنے ایک بیان میں پرانے فرسودہ زرعی نظام کی بجالی پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے، انہوں نے کہا ہے، کہ حالیہ زرعی نظام میں مختلف حکومتوں نے جو قصور و غلطی بہت اصلاحات کی ہیں، ان کو اگر ختم کیا گیا۔ تو ۸۶٪ دیہاتی عوام میں بددلی اور بیچان پیدا ہوگا۔ موجودہ اصلاحات

میں کم از کم اتنا تو ضرور ہوا ہے، کہ آبیانہ کاشتکاروں سال پرانا طریقہ ختم کر کے آبیانہ مالک کے ذمے لگایا گیا ہے، اب چند جاگیردار اس نظام کو ختم کر اگر آبیانہ گھسان کے سپرد کرنا چاہتے ہیں، جو کسی طور پر جائز نہیں۔

جہاں تک زرعی انکم ٹیکس کا سوال ہے، اگر شہروں میں بارہ ہزار سے زیادہ آمدنی پر ٹیکس لگ سکتا ہے، تو کیا دہے ہے، تاکہ جو جاگیردار کسافوں کا خون چوس کر لاکھوں روپے کماتا ہے، اس پر زرعی ٹیکس نہ لگایا جائے اس زرعی ٹیکس میں کسی قسم کی مشکلات پیدا نہیں ہوں گی، ابھی پیداوار میں کمی دیکھتی ہوگی۔ بلکہ زرعی ٹیکس کو روڑوں، دیواروں کی مرمت میں وصول ہوگا، یہ تمام کا تمام زرعی ترقی پر خرچ ہوگا، اور دیہاتوں میں نئی صنعتیں قائم کی جاسکیں گی۔

تمام صوبائی اور ضلعی

شاخیں توجہ کریں

جمعیت علماء اسلام کی تمام صوبائی و ضلعی شاخوں سے گزارش ہے کہ دستور کے مطابق ۱۳۹۹ء کے حسابات اور رپورٹ کارگزاری مکمل کر کے بالائی جمعیت کی وساطت سے بلا تاخیر مرکزی دفتر کو بھیجیں، تاکہ سالانہ مرکزی رپورٹ مکمل کی جاسکے نیز ہر سطح کی جمعیت کے ناظم عمومی سے عرض ہے کہ وہ ماتحت جمعیتوں کے دفتری نظمیں اور مالیات نظام کو دستور کے مطابق چیک کرنے کا اہتمام کریں راقم الحروف خود بھی وقتاً فوقتاً صوبائی و ضلعی دفاتر کے حسابات اور کارکردگی کو چیک کرتا رہے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

انصاری ابو عارزہ ابراہیم مرکزی ناظم برائے دفتری امور و نشر و اشاعت جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

مولانا عبدالحمید ندیم پر پانچ اضلاع میں داخلہ کی پابندی

مٹان، تحفہ حقوق اہل سنت پاکستان کے جرنل مسٹر سی مولانا عبدالحمید ندیم پر گجرات، کیبل پور، جھنگ، ساہیوال، خیرپور، پانچوں اضلاع میں داخل ہونے کی پابندی عائد کر دی گئی ہے، جب کہ کیبل پور کے مجسٹریٹ نے وارنٹ گرفتاری بلا ضمانت جاری کر رکھے ہیں۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے صدر مولانا عبدالشکور دین پوری اور جمعیت علماء اسلام کے مقامی رہنماؤں ملک عطاء اللہ، حاجی حق نواز، نور عالم قریشی، قاری نور الحق، حاجی ہدایت اللہ، خواجہ محمد افضل حق، مولانا عبدالنقاد قاسمی اور شیخ محمد یعقوب نے ایک مشترکہ بیان میں علماء کوام پر پابندیاں اور مقدمات واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے،

حضرت مولانا حمید التار صاحب کو جمعیت

علماء اسلام ضلع وٹاری کا امیر نامزد کر دیا

جمعیت علماء اسلام ضلع وٹاری کے قائم مقام ناظم عمومی حافظ شبیر احمد نے کہا ہے کہ گذشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام ضلع وٹاری کی مجلس عاملہ کا اجلاس دفتر جمعیت علماء اسلام وٹاری میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جناب ظہیر احمد شاہ کے استعفا کو غور و غوض کے بعد منظور کر لیا۔ ضلعی امیر نے اپنی بعض ذاتی مجبوریاں کی بنا پر انارت سے استعفا دے دیا ہے اور کہا ہے کہ میں جماعت کا بدستور کن رہوں گا۔

بعد ازاں ضلعی مجلس عاملہ نے حضرت مولانا عبدالستار صاحب ہستم جامعہ مدینہ وٹاری کو آیتہ جماعتی انتخاب تک جمعیت علماء اسلام ضلع وٹاری کا امیر نامزد کر دیا ہے۔

جہانوالہ ضلع فیصل آباد

آباد میں آمد،

گذشتہ دنوں کراچی جیسے

میں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان خلافت راشدہ کانفرنس میں شرکت کے لیے مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان کے ممتاز مبلغین اور مقررین بھی مجلس کے صدر مولانا عبدالشکور دین پوری اور جنرل سیکرٹری مولانا سید عبدالحمید ندیم کی قیادت میں کراچی پہنچے۔ موقع پر یہ ممتاز علماء اور مبلغین کی جماعت جیتہ علماء اسلام کراچی سینٹر کے مرکزی دفتر واقع شہید مجاہدوں، غازیوں کی بستی لیاقت آباد میں بھی تھوڑی دیر کے لیے آئی۔ اس موقع پر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان کے صدر مولانا عبدالشکور دین پوری اور جنرل سیکرٹری مولانا سید عبدالحمید ندیم نے جو تاثرات معاینہ باب میں ثبت فرمائے، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نقل تاثرات از معاینہ باب

خطیب العصر مولانا عبدالشکور

دین پوری کے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

آج مورخہ ۹۔ ۹۔ ۹۹ بج احباب مجلس تحفظ

حقوق اہل سنت و مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب سید ندیم دفتر مرکزیہ جیتہ علماء اسلام کراچی میٹر لیاقت آباد میں حاضری کا اتفاق ہوا، جب کہ علامہ زاہد الراشدی نائب ناظم اعلیٰ بھی موجود تھے۔

الحمد للہ دفتر کو دیکھ کر دل خوش ہوا۔ دفتر

شاندار مقام پر واقع ہے، بورڈ والا جواب خوب

اور عظیم ہے، اشارت اللہ دور سے جلی حرفوں

میں نظر آتا ہے، دفتر میں درکار اركان جیتہ موجود

تھے، رد و نقی یہ سب مقامی جیتہ کے مولانا مجاہد

اسلام زکریا صاحب کی کاوش و محنت کا نتیجہ ہے

انشار اللہ کام پورے کراچی میں چل نکلیگا ابھی

مورخہ ۱۶ دسمبر بعد از نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا میر زاہد مدظلہ منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر محمد یاسین کلینی ناظم نشر و اشاعت تحصیل جہانوالہ نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کے فرمان کے مطابق سالی نو کو نظام مصطفیٰ کا سال قرار دیا جائے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے اس سلسلے میں خصوصی پروگرام مرتب کیے جائیں۔ نظام مصطفیٰ کی اہمیت اور افادیت بیان کی جائے۔

آخر میں جمیعت علماء اسلام کے تمام عہدیدار اور کارکنوں نے مولانا مفتی محمود کی بیاری کی دُعا سے بے حد تقابہت اور کمزوری پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کی کسمت کا ملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دُعا کی۔

شور کوٹ

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی ذات پر امیر جمیعت علماء اسلام حافظ امیر علی صاحب ناظم جمیعت علماء اسلام صوفی محمد صدیق۔

چوہدری محمد شریف

چوہدری محمد صادق

چوہدری نذیر احمد

صوفی محمد صدیق ناظم اعلیٰ جمیعت علماء اسلام محلہ

عثمان پور، حافظ عبدالعزیز صاحب، ۲۰۶ چگ

والوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مولانا

کے لیے جنت الفردوس کی دُعا کی۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت

پاکستان کے وفد کی جمیعتہ علماء اسلام

کراچی سینٹر کے مرکزی دفتر لیاقت

کوشش نظم و ضبط محنت و لڑ بھڑ کی ضرورت ہے جیتہ واحد سیاسی مذہبی جماعت بھی ہے جسکو اللہ نے منکر اسلام مفتی اعظم حضرت علامہ محمود جیسوی عظیم ہستی عطا کی ہے، علماء طہار دگلا تبار کو چاہیے کہ جمیعت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر صبح و شام کام کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتحاد جذبہ جہاد عطا کرے آمین،

داتونیقی الا باللہ۔ والسلام

محمد عبدالشکور دین پوری صدر مجلس تحفظ

حقوق اہل سنت والجماعت ۲۸ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

نقل تاثرات از معاینہ باب

واغظ خوش المہمان حضرت

مولانا سید عبدالحمید ندیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

جیتہ علماء اسلام کراچی سینٹر کے مرکزی دفتر

واقع لیاقت آباد میں حاضری کا اتفاق ہوا حضرت

مولانا علامہ دین پوری مدظلہ اور مولانا عبدالحمید

صاحب جام پوری بھی تشریف لائے۔

دفتر کی جائے وقوع بہت خوب ہے ابتدائی

مرحلہ میں مشکلات کے ہوتے ہوئے حرف آغاز

حوصلہ افزا ہے،

مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ کا ذوق عمل اور

ایشیا سلسل جماعت کی شعاع عزیز ہے، کارکنوں

کا اخلاص اور کچھ کر گندہ کی دل دھن مایہ ناز ہے

اگر عمل زندگی میں مزید حدت اور جوش آجائے

تو کاروان کی سست رفتاری کا الزام ہوا ورنہ

مقصود تک پہنچنے میں بہت جلد کامیابی ہو سکتی ہے

خدا کرے ہم اپنے اسلاف کے سچے وارث ثابت ہو

سکیں۔

حضرت درخواستی مدظلہ قادر جمیعت حضرت

مفتی صاحب مدظلہ کی زندگیوں میں رب العزت

برکت عطا فرمائیں،

عبدالحمید ندیم

بقیہ صفحہ ۲۶

جماعتی آرگن ہمارا ”عزم نو“ یکم فروری سنہ ۱۴۰۵ھ پر آرہا ہے

ظہیر میگزین مرکزی ناظم اطلاعات منتخب کر لیے گئے!

مرکزی رہنما، عقیب بر تمام صوبوں کا ہنگامی دورہ کریں گے!

(مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے)

تربیتی اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ صوبہ سندھ میں ایک عظیم الشان تربیتی اجتماع سکھر میں منعقد ہوا تھا۔ اسی طرح صوبہ سرحد میں بھی اکوڑہ خٹک میں اجتماع بڑا کامیاب رہا تھا، شوریٰ کے فیصلے کے مطابق ان تربیتی اجتماعات کو مزید جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور ان اجتماعات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے مزید اقدامات پر بھی غور کیا گیا۔

شیڈول کمیٹی کا قیام

مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق تربیتی اجتماعات کا شیڈول ترتیب دینے کے لیے سمدورہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، اس کمیٹی کے اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ جناب میان محمد عارف صدر جمعیت طلبہ اسلام پاکستان
- ۲۔ جناب محمد ظہیر میز ناظم اطلاعات
- ۳۔ جناب صاحبزادہ عبدالرزاق ربانی ناظم عمومی

جمعیت سکر پنجاب

شاہیر اسلام: آئندہ ماہ حضرت شاہ

عبدالغزیز کیلئے مختص ہوگا۔

مرکزی مجلس شوریٰ میں شاہیر اسلام کے

اشاعت میں بھرپور حصہ لینا تمام کارکنوں کی ذمہ داری ہے، کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں اعلیٰ آراء سے فوائدیں تاکہ پرچے کی اشاعت کو موثر اور مناسب بنایا جاسکے۔

دریں اثناء مرکزی شوریٰ کے فیصلے کے مطابق درج ذیل مرکزی رہنما ابتدائی طور پر صوبہ بلوچستان اور پھر سندھ کا دورہ کریں گے، دورہ کرنے والی ٹیم کے نام درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ جناب میان محمد عارف صدر جمعیت طلبہ اسلام پاکستان
- ۲۔ جناب جاوید ابراہیم پراچہ نائب صدر
- ۳۔ جناب محمد فاروق قریشی ناظم عمومی
- ۴۔ جناب نعیم اقبال اعوان مرکزی نائب صدر

صوبائی صدر جمعیت پنجاب

۵۔ جناب فضل الرحمن صاحب درخواستی ناظم جمعیت

یہ رہنما پہلے دس روزہ دورہ پر بلوچستان جائیں گے۔ اور پھر واپسی پر صوبہ سندھ کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ ان کے دورے کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں صوبوں میں ہونے والے تربیتی اجتماعات پر بھی غور کیا گیا اور تربیتی اجتماعات کی کارکردگی کو سراہا گیا۔ یاد رہے اس سلسلے کے تحت صوبہ پنجاب میں پانچ

جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے زیر اہتمام سمدورہ عظیم الشان تربیتی اجتماع کے اختتام پر جمعیت طلبہ اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت میان محمد عارف مرکزی صدر جمعیت طلبہ اسلام پاکستان منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز، صاحبزادہ اجمل قادری مرکزی ناظم مالیات کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ یہ اجلاس تقریباً سات گھنٹے جاری رہا۔ اور اس میں جماعتی کام کو مزید موثر بنانے کیلئے نہایت اہم فیصلے کیے گئے۔ ایک فیصلے کے مطابق

جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ”عزم نو“ یکم فروری سے شائع ہوگا۔ ”عزم نو“ کی اشاعت کے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے۔ تمام مرکزی رہنماؤں نے اس موقع پر تمام اراکین جمعیت کو خوشی کا پیغام دیا ہے، انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہمارے لیے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ انتہائی مشکل حالات کے باوجود ہم اپنا جماعتی آرگن شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، آپ نے کارکنوں کو ہدایت کی ہے، کہ اس پرچے کی اشاعت کو بڑھانے کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔ زیادہ سے زیادہ خریدار بنائے جائیں۔ اور اپنے اندلاع کے خریداروں کی خدمت مرکزی دفتر کو ارسال کی جائیں، پرچے کی ترویج

منار نے پر بھی غور کیا گیا، شوری نے اس پر بھی ،
اہلستان کا اظہار کیا۔ اور تمام صوبوں کے ذمہ دار
سجلات کو اس سلسلہ میں توجہ دینے کی ہدایت کی چنانچہ
اس سلسلے کا آئندہ پروگرام یعنی ماہ جنوری حضرت شاہ
عبد العزیز کے لیے وقف ہو گا۔ اس سلسلہ میں ملک
کے تمام محنتوں میں مجالس مذاکرہ کے مباحثے وغیرہ
منعقد ہوں گے، اور لوگوں کو حضرت شاہ عبدالعزیز
کے عظیم کارناموں سے روشناس کرایا جائے گا۔

مالیات

مرکزی مجلس شوری کے اجلاس میں مرکزی
ناظم مالیات جناب صاحبزادہ محمد اجمال قادری نے
اپنی کاروائی پیش کی۔ چنانچہ جمعیت کی مالی پوزیشن
کو مضبوط بنانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی
ہے، جو سارے پاکستان کا دورہ کرے گی، اور فنڈ
جمع کرے گی۔ اس سلسلہ میں جو کمیٹی تشکیل دی
گئی ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ عبدالحکیم اکبری صاحب
- ۲۔ صاحبزادہ محمد اجمال قادری صاحب
- ۳۔ سید سلج احمد شاہ صاحب
- ۴۔ جاوید ابراہیم پراچہ صاحب
- ۵۔ صاحبزادہ فضل الرحمن صاحب درخواستی
- ۶۔ محمد ظہیر میر
- ۷۔ صاحبزادہ عبدالرؤف ربانی صاحب
- ۸۔ سیف اللہ صاحب دین پوری

ترجمتی اجتماع انتہائی کامیاب رہا تقریباً ۳۰ طلباء نے شرکت کی۔

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام منعقد
ہونے والا ترجمتی اجتماع نہایت کامیابی سے ہمکنار
ہوا۔ یاد رہے یہ اجتماع شیرانوالہ لاہور میں منعقد
ہوا۔ اس اجتماع کی کل آٹھ نشستیں منعقد ہوئیں،
اور ملک بھر سے تقریباً ۳۰ سے زائد طلباء رہنے
شرکت کی۔ پورے پروگرام کو انتہائی توجہ اور انہماک
سے سنا۔ آٹھ نشستوں سے مختلف عمائدین کرام

نے خطاب فرمایا۔ اجتماع کی افتتاحی نشست
سے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد اللہ
انور صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس کی
صدارت جناب میاں محمد عارف نے فرمائی اور
تلاوت کلام پاک جناب مقبول احمد نے کی، اس
اجلاس سے صاحبزادہ محمد اجمال قادری نے اپنے
پر خلوص جذبات کے اظہار سے طلبہ کو زندگی
کی ایک نئی روح چھوٹک دی۔

اجتماع کی دوسری نشست بعد از نماز مغرب
۲۳ دسمبر بروز جمعہ زیر صدارت میاں محمد عارف
منعقد ہوئی، اس نشست سے جناب علامہ اکرم
القادری مدیر ہفت روزہ ترجمان اسلام نے
نہایت شہ اور گفتہ انداز میں ”تنظیم اور طریقہ
کار“ کے موضوع پر نہایت مفصل خطاب فرمایا۔
اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جس انداز سے
اپنے موضوع کو نبھایا، واقعی تربیت کرنے کا حق
ادا کر دیا۔

اجتماع کی تیسری نشست ۲۴ دسمبر بروز
ہفتہ صبح نو بجے زیر صدارت ہمت علی جگھرائی
صدر جمعیت طلباء اسلام ضلع جیکب آباد منعقد ہوئی
اس اجلاس کا آغاز مقبول احمد صاحب کی تلاوت
کلام پاک سے ہوا۔ اس نشست سے ہمت علی ،
جگھرائی نے بھی نہایت پر جوش اور تنظیمی امور سے
متعلق خطاب فرمایا۔ اس نشست کے جہان خصوصی
حضرت مولانا محمد یوسف لڑھیانوی مدیر بنیات
نے ”ضرورت نبوت اور ختم نبوت“ کے عنوان
سے تقریباً تین گھنٹے خطاب فرمایا۔ اور موضوع کی
اہمیت کو نبھانے کا حق ادا کر دیا۔ اس نشست
سے جناب جاوید ابراہیم پراچہ مرکزی نائب صدر
جمعیت طلباء اسلام پاکستان نے بھی ”جمعیتہ طلباء
اسلام اور دیگر طلبہ تنظیمیں“ کے عنوان سے خطاب
فرمایا۔ اس نشست سے مفتی محمد عبداللہ نے بھی
خطاب فرمایا۔

اجتماع کی چوتھی نشست بعد از نماز ظہر ٹھیک
دو بجے مشرف الدین حامد کی تلاوت کلام پاک
سے شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت
مولانا محمد اسماعیل امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور
نے فرمائی۔ اس نشست سے جاوید اقبال آف

سیالکوٹ حافظ عبد الغفور صاحب جزل سیکرٹری
سرحد طلباء اتحاد اور نائب صدر جمعیت طلباء اسلام
موبہ سرحد نے خطاب فرمایا۔ اس نشست کے جہان
خصوصی جناب چودھری عبدالرشید ایڈووکیٹ تھے
انہوں نے ”قدیم اور جدید نظام کا تقابلی مطالعہ“ کے
عنوان سے مفصل خطاب فرمایا۔ اور یہ نشست آخر
میں حضرت مولانا محمد اسماعیل کی دعائے دلپذیر سے
اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع کی پانچویں نشست جناب عبدالغنی
نیم کی تلاوت کلام پاک سے بعد از نماز عصر زیر
صدارت حافظ منور حسین منیار آف صادق آباد منعقد
ہوئی۔ اس نشست سے حضرت مولانا غلام مصطفیٰ
صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔

اجتماع کی چھٹی نشست بعد از نماز عشاء زیر
صدارت جناب میاں محمد عارف مرکزی صدر جمعیتہ
طلباء اسلام پاکستان منعقد ہوئی، یہ نشست مرکزی
مجلس عمومی کے اجلاس کے لیے مختص تھی، جس کی
کاروائی آگے آرہی ہے۔

اجتماع کی ساتویں نشست جناب نیم اقبال
اعوان صدر جمعیتہ طلباء اسلام موبہ پنجاب کی زیر سر
صدارت ۲۵ دسمبر صبح نو بجے منعقد ہوئی۔ اس اجلاس
کا آغاز عبدالغنی نیم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔
نشست سے قائد طلبہ جناب میاں محمد عارف نے ”علماء
حق کی قیادت کیوں“ کے عنوان سے نہایت مدلل
طریقے سے مفصل خطاب فرمایا۔ اس نشست سے
حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب نے ”ہم کام کیسے کریں گے“
کے عنوان سے خطاب فرمایا، اس نشست سے حضرت
مولانا سعید الرحمن علوی نے ”معاہدہ کرام اور معیار حق
پس“ کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

اجتماع کی آخری اور آٹھویں نشست سے جانشین
شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے
خطاب فرمایا۔ اس نشست سے خطیب پاکستان
حضرت مولانا محمد اجمال سرپرست جمعیتہ طلباء اسلام
پاکستان نے جس انداز سے خطاب فرمایا، وہ تاریخی
اہمیت کا حامل ہے، اُن کی تقریر میں بندھنے اکثر
سامعین نے کورتے ہوئے دیکھا، اُن کی مفصل
اور پوری تقریر انشاء اللہ ”مومن“ میں شائع
کی جائے گی۔ اس نشست سے حضرت مولانا محمد یعقوب

ہوا۔ اور اتفاق رائے سے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر: جناب شبیر احمد ڈیروی صاحب

ناظم عمومی: تنویر احمد صاحب

اور ناظم مالیات: شبیر احمد صاحب

ناظم اطلاعات: محمد اختر ندیم صاحب اجلاس سے شبیر احمد صاحب، تنویر احمد صاحب اور محمد اختر ندیم صاحب نے خطاب فرمایا۔

آئندہ صوبائی تربیتی اجتماع قتا

افرووری مدرسہ مخزن العلوم

خانیپور میں منعقد ہوگا۔

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام آئندہ چھ ماہہ روزہ تربیتی اجتماع مدرسہ مخزن العلوم خانیپور میں ۱۱ فروری منعقد ہوگا۔ عنقریب تمام اضلاع کو دعوت نامے جاری کر دیئے جائیں گے۔ اجاب مطلع فرمائیں۔

صوبائی راہنماؤں کے تنظیمی دورے

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے راہنما درج ذیل پروگرام کے تحت مختلف علاقوں کا تنظیمی دورہ کریں گے۔

جناب ندیم اقبال اعوان

۱۰ جنوری — ضلع ساہیوال

۱۱ جنوری — شیخوپورہ

۱۲-۱۳ جنوری — گوجرانوالہ

۱۴ جنوری — جہلم

۱۵ جنوری — ملتان

جناب ظہیر میر

۱۳ جنوری — ضلع جھنگ

۱۴ جنوری — فیصل آباد

جناب ماجزادہ عبدالرؤف ربانی

سیالکوٹ، گجرات

منڈی بہاؤ الدین، کیمبل پور

کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب رازہ حمید الرحمن صاحب منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مقامی شاخ کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ چیف الیکشن کنٹرل کے فرائض جناب ملک خلیل احمد اعوان صاحب ضلعی صدر جمعیت طلباء اسلام بہاول نگر نے انجام دیئے۔ اتفاق رائے سے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست: جناب رازہ حمید الرحمن صاحب

نائب امیر جمعیت علماء اسلام بہاول آباد

صدر: جناب محمد ارشد اچھا صاحب سکریٹریٹر

نائب صدر اول: حافظ عبدالخالق آزاد

ثانی دوم: رانا مقصود الہی صاحب بی بی

ناظم عمومی: فرحت جاوید

ناظم نشریات: غفار علی بلخی سکریٹریٹر

مالیات: مقبول احمد

ناظم دفتر: غلام مرتضیٰ سکریٹریٹر

صدر صاحب نے حلف وفاداری لیا۔ اور مقفل خطاب بھی فرمایا۔

وضاحت

مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں ایک حکم کے ذریعے مرکزی معاون برائے مالیات جناب محمد اقبال اختر کو ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا تھا، لیکن بعد میں ایک فیصلے کے ذریعے محمد اقبال اختر کو باقاعدہ معاون برائے مرکزی مالیات برقرار رکھا گیا ہے، چنانچہ تمام جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ محمد اقبال اختر صاحب سے مالی تعاون فرما کر مشکور فرمائیں۔

رحمان پورہ

لاہور گذشتہ روز جمعیت طلباء اسلام لاہور حلقہ رحمان پورہ کے اراکین کا ایک اجلاس منعقد

آف ساہیوال نے اپنے خطاب میں حضرت مولانا مفتی محرم دامت برکاتہم کے دورہ لندن کی مقفل روداد سنائی۔

مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس

تربیتی اجتماع کے دوران ۲۴ دسمبر بعد از نماز عشاء مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت میان محمد عارف صدر جمعیت طلباء اسلام پاکستان منعقد ہوا۔ اس نشست میں محمد فاروق قریشی نے جمعیت کی ایک سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ چاروں صوبوں کے قائدین نے اپنی ایک سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ صوبہ پنجاب کے جناب عبدالرؤف ربانی جنرل سیکرٹری جمعیت پنجاب نے اپنے صوبے کی مکمل رپورٹ پیش کی۔ صوبہ سرحد کی طرف سے عبدالغفور صاحب نے جو کہ صوبے کی جمعیت کے نائب صدر ہیں، اپنے صوبے کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ صوبہ بلوچستان سے جناب سکندر خان عیسیٰ خیل صدر جمعیت طلباء اسلام صوبہ سرحد نے اپنے صوبے کی رپورٹ پیش کی اور صوبہ سندھ کی طرف سے دلائل کے نائب صدر صاحب نے اپنے صوبے کی رپورٹ پیش کی۔

مرکزی ناظم اطلاعات کا انتخاب

مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں اتفاق رائے سے محمد ظہیر میر کو مرکزی ناظم اطلاعات منتخب کر لیا گیا۔ انہوں نے باقاعدہ اپنی ذمہ داریوں کا حلف اٹھا لیا ہے، یہ حلف میان محمد عارف مرکزی صدر نے ایک سادہ اور پُر وقار تقریب میں اُن سے لیا۔ یاد رہے اس سے قبل مرکزی صدر میان محمد عارف نے ایک حکم کے ذریعے سابق سیکرٹری اطلاعات کو پوری طرح ذمہ داریاں ادا کرنے کی پاداش میں اپنے عہدے سے خارج کر دیا تھا۔

بارون آباد

گذشتہ روز جمعیت طلباء اسلام بارون آباد

اوج شریف

گذشتہ دنوں اوج شریف میں تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نعمانی منعقد کیا گیا، جس میں مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی مولانا محمد شریف صاحب احمد پور شریف اور مولانا رشید احمد عباسی نے خطاب کیا۔ حضرت عثمان ڈیورین حالہ زندگی پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت عثمان غنی کی تمام زندگی عشقِ نبوی میں ڈوبی ہوئی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی کی سیرت میں ایثار قربانی اور عدل و انصاف کی جو مثالیں ملتی ہیں وہ ہمارے لئے اور تمام امتِ محمدیہ کے لیے نمونہ نجات ہیں۔ آخر میں شعرا کرام جناب خلیل الرحمن خلیل اور حضور بخش خالد نے مناقب عثمان غنی پر نثرانہ عقیدت پیش کیا۔

زبانے بندی

گذشتہ دنوں ڈی سی جھنگ نے ضلع جھنگ کے مشہور و معروف خطیب اور مبلغ مولانا حق نواز صاحب کی ایک ماہ کے لیے زبان بندی کے احکام صادر کر دیے جب کہ جھنگ یا کسی اور مقام پر مولانا نے کوئی ایسے قابل اعتراض تقریر بھی نہیں کی۔ مولانا نے اپنی زبان بندی کے خلاف رٹ داخل کر دی ہے، ضلع جھنگ جیتے علماء اسلام کے رہنماؤں نے مولانا کی زبان بندی کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے،

انتقال پر لال

گذشتہ دنوں جیتے علماء اسلام ڈیرہ ٹیک سنگھ کے سرگرم کارکن چوہدری محمد صدیق صاحب بقبضات الہی وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو خلدندہ کریم صبر جمیل عطا فرمادے (آمین)

رستم (ضلع سکس)

گذشتہ روز جمعیت طلباء اسلام رستم کا اجلاس زیر صدارت نذیر احمد مہر دفتر جمعیت طلباء اسلام میں منعقد ہوا، اجلاس سے نذیر احمد صاحب اور دین محمد قریشی نے خطاب کیا۔ اجلاس میں جن طلباء نے شرکت کی ہے، ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔

عبد الغفار، خیر محمد بردہ ہی
محمد اقبال تنگی، حبیب الرحمن
علی اکبر، عبد السار آرائیں
عبد الحمید مہر، غلام اللہ منہو ر
عبد الصمد کھٹوڑہ، بشیر احمد مہر
عبد الصمد مہر، عبد العظیم مہر
عبد القیوم، غلام سرور بردہ
حافظ غلام سرور بلوچ، ابو ذر۔

ابو دردا، عبد الستار مہار
ذوالفقار اور افتخار مہر
صوبہ سرحد کا دوسرا

تربیتی اجتماع ۳۲ فروری کو

”تنگی“ میں منعقد ہوگا۔

جمعیت طلباء اسلام صوبہ سرحد کا ایک پریسیڈنٹ کے مطابق صوبہ سرحد کی جمعیت کے زیر اہتمام دوسرا عظیم الشان تربیتی ۳۲ فروری کو بمقام تنگی میں منعقد ہوگا اس سلسلہ میں عنقریب دعوت نامے جاری کر دیئے جائیں گے۔

اسلامی نظام تعلیم کا علمبردار

”افکار طلبیہ“

بیادگار شمس الدین شہید ہر ماہ سلسلہ شائع ہوتا ہے۔

سالانہ چندہ: دس روپے

فی پرچہ: ایک روپیہ

مناقب :- دفتر جمعیت طلباء اسلام اکوڑہ
شک پشاور

جہلم

جمعیت طلباء اسلام ضلع جہلم کے آرگنائزنگ جناب محمد عس جوادید راہی نے گذشتہ روز منڈی بہاؤ الدین کا تفصیلی دورہ کیا۔ منڈی بہاؤ الدین میں آپ نے راجہ محمد الزاق کو رہاں کا مقامی آرگنائزنگ مقرر کیا۔ اور عبد الاطلاق کو ان کا معاون مقرر کیا ہے، نیز محمد سلیم کو کنوینر گورنمنٹ ہائی اسکول منڈی بہاؤ الدین۔ عبد القیوم گجر کو مسلم ہائی سکول کا کنوینر۔ راجہ مشتاق احمد کو گورنمنٹ تعمیر ملت ہائی سکول کا کنوینر اور چوہدری عبد القیوم کو اسلامیہ ہائی سکول کا کنوینر مقرر کیا ہے۔

بقیہ شہر شہر سے :

اعظم ماون کراچی

آج رات ایک مجلس مذاکرہ بیلہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منعقد ہوئی، جس میں حضرت قاری احمد یار عثمانی صاحب ناظم جمعیت علماء اسلام اعظم ماون کے زیر صدارت حضرت قاری حسین احمد صاحب امیر جمعیت نے خطاب کیا، حضرت عمر فاروق کے فضائل پر تقریریں قاری اعظم کے مشن کو پابند کی گئیں۔ ملک پہنچانے کے لیے متممہ جوائیں کیونکہ اسلام دشمن عناصر کے طریقوں سے نقاب اڑھ کر نظام مصطفیٰ کا نقوہ لگا رہے ہیں، لیکن دراصل ان کا مقصد اسلامی نظام کو ناکام بنانا ہے، میں آپ کو متذکر ہوں کہ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ متممہ جوائیں،

آخر میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مارشل لا حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان اسلام کی خاطر حاصل کیا گیا ہے، اس میں فوراً اسلامی قانون نافذ کر دیا جائے، دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے، کہ اعظم ماون کی حالت ناگفتہ بہ ہے، سرٹیکس ٹوٹ گئی ہیں، لکیوں میں گندگی کے ڈھیر نظر آتے ہیں، جس میں لوگوں کا زندگی گزارنا مشکل ہو گیا ہے، اس لیے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں، کہ اس کا فوراً بندوبست کیا جائے۔

پائیدار و خوبصورت

برتنوں کا مرکز

تانبہ - پیتل

سلور - کاشی اور

سٹین لیس سٹیل

کے خوبصورت برتنوں

کے لئے تشریف لائیں۔



علیحد برتن سٹور

سرے گھاٹے، حیدرآباد

ہم مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کو پاکستان قومی اتحاد کے دوبارہ حیدر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

حاجی رشید احمد پانی پتی، سبزی مارکیٹ، سکھر

سامان منیاری

بنیاد - تولیے - ہار و منیاری کی دیگر مصنوعات

تھوک و پیرچون حسرید فراویں۔

شاہی بازار
حیدرآباد

پاک نیشنل سٹور

”اظہار حقیقت“

بجواب خلافت و ملکیت طبع گئی

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب صدیقی سابق شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مکررہ الاراء تصنیف اظہار حقیقت کی دوسری جلد زور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آگئی ہے۔ اس کتاب میں امت کے شہید اعظم سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور بعد کے واقعات مثلاً جنگ جمل و جنگ صفین وغیرہ پر خلافت مسلک اہلسنت کی روشنی میں حقائق اور ایمان افروز بحث کی گئی ہے۔ اور

مودودی صاحب نے ”خلافت و ملکیت“ نامی کتاب میں حج اعتراضات کے ہیں اُن اعتراضات کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔!

اس کتاب کے پڑھنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے جو مسلک اہلسنت و الجماعت کی امتیازی خصوصیت ہے۔ قیمت: ۲۵ روپے، مصارف ڈاک بذمہ خریدار، تاجروں کے لیے خصوصی رعایت - صفحات ۴۸۰

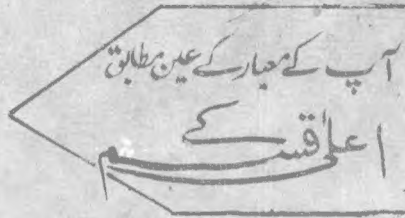
(ملنے کا پتہ:)

مولوی حسن الرحمن جامع مسجد نبویاؤن کراچی ۵

مُرتبہ جات اچارِ پُسنی

شربتِ روح کیونہ ، بادامِ روغن

تیار کرنے والے



میں سفرِ مٹ پر ڈکٹس کا رخا بازارِ عارفانہ

الطاف حسین مہو

سرگوشی مینجر

فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور کے دورہ پر ہیں

ہماری مصنوعات

نے جس تیزی سے علوم میں قبولیت حاصل کی
سے اس کے لیے ہم کرم فراوان کے مشکوین
جنہوں نے اس سلسلہ میں ہم سے تعاون کیا

اسم نے اور جدید سٹائل کے سٹینڈ اور کیرئیر
ڈیزائنوں میں سٹائلنگ اور کیرئیر
پیشہ کر رہے ہیں۔

مناسب دام، پائیداری اور معیار میں شرفِ مقام

مختلف طرز، الفریڈیل پوکشن پاکسٹن و طحاف والہ

ہمارے ہاں سے ہر قسم کے خالص سونے چاندی
کے جدید، خوبصورت زیورات بنوانے
کے لیے تشریف لائے !!
مالے آمدیں پر بھی
تیار کیا جاتا ہے!



پروپر اسٹریٹ۔ محمد نواز خان صراف (اعوان) کوئی بیولر کشمیر وڈ مانہر (نہارہ)

انتخابِ جدید

مُرتبہ ۱۔ سید محمود الحسن فاضل دیوبند

اس کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کو
ایک ایسی مؤثر اور دلنشین تشریحات کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے
جس نے اصلاحِ باطن اور تزکیہٴ نفس میں بڑی مدد ملی ہے یہ ایک
بہترین تربیتی کورس ہے اُن نوجوانوں کے لئے جو خدا کی زمین پر
خدا کے دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور یہ مشعلِ راہ
ہے اُن داعیانِ حق کے لئے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال
سے اللہ کے کلمہ کو بلند کر رہے ہیں۔

ہم نے اسے اپنی روایات کے مطابق نہایت

پر شائع کیا ہے۔ ۳۰×۲۰ سائز کے ۲۰۰ صفحات

آفسٹ کی طباعت۔ قیمت ۱۲ روپے

مکتبہ اسلامیہ

ایک ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ فاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر کے
سفیر حاجی علی محمد صاحب کو بعض وجوہ کی بنا پر
مدرسہ خدا کی سفارت و ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔
اس نے مجلہ معادین وہی خواہان مدرسہ خدا کو بذریعہ
اخبار خدا اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ کے لئے مدرسہ خدا کے نام
انہیں کوئی حینہ وغیرہ نہ دیا جائے۔

بندہ فضل محمد متھم مدرسہ عربیہ فاسم العلوم.....
فقیر والی، ضلع بہاولنگر